



# دِیتھانِ صُوْبائی اِسْمیلی بلوچستان کی کارروائی

منعقدہ ۱۳ آگسٹ ۱۹۹۷ء

نمبر شمار	فہرست	صلیفہر
-۱	آغاز کارروائی حلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۲
-۲	وقفہ سوالات	۳
-۳	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات رخصت کی درخواستیں	۳
-۴	قراردادیں	۴

بلوچستان صوبائی اسمبلی

۱- جناب اپیکر ----- عبد الوحید بلوچ  
۲- جناب ڈیٹی اپیکر ----- ارجمند اس بگٹی

افغان صوبائی اسمبلی

۱- سیکریٹری اسمبلی ----- مسٹر اختر حسین خان  
۲- جوانگٹ سپریٹری ----- محمد افضل

**سیکریٹری اسٹبلی** - مولوی عطا اللہ صاحب نے ذاتی مصروفیات کی وجہ سے آج کے اجلاس سے رخصت طلب کی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟  
(رخصت منظور کی گئی)

**سیکریٹری اسٹبلی** - میرا سردار اللہ خان زہری صوبائی وزیر زراعت نے تاسازی طبیعت کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟  
(رخصت منظور کی گئی)

**سیکریٹری اسٹبلی** : - امکنہ کل زمان خان کا صوبائی وزیر نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت طلب کی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟  
(رخصت منظور کی گئی)

### قراردادیں

**جناب ڈپٹی اسپیکر** - قرارداد نمبر ۵ مولانا عبد الباری صاحب

**مولانا عبد الواسع** - جناب اسپیکر مولانا عبد الباری صاحب نے مجھے یہ قرارداد پیش کرنے کے لئے نامزد کیا ہے۔ اگر مجھے اجازت دی جائے تو میں پیش کروں؟

**جناب ڈپٹی اسپیکر** : - چونکہ مولانا عبد الباری نے ان کو نامزد کیا ہے لہذا مولانا عبد الواسع صاحب قرارداد نمبر ۳۵ ایوان میں پیش کریں۔

**مولانا عبد الواسع** : - بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب اسپیکر۔ میں قرارداد پیش کرتا ہوں۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ مرکزی حکومت ہے رجوع کر کے ملک

میں روزافروں اخلاقی اخبطاط کے پیش نظر وی۔ سی۔ آر، ڈش ائینا، ویڈیو گیمز اور شیم عربان  
اشتہارات پر مکمل پابندی عائد کی جائے کیونکہ تشریی مقاصد کے لئے فی وی سی آر، سائنس  
بورڈ اور سینماوں کے کے باہر بورڈوں پر عورتوں کی نمائش تصاویر جس سے لذت اور فحاشی کے پھلو  
نمایاں ہوتے ہیں ہمارے معاشرتی دینی اور اخلاقی قدرتوں کو پامال کر رہے ہیں اور اشتہار بازی کا یہ  
ذموم فل کسی طرح بھی ایک اسلامی مملکت کے لئے قابل برداشت نہیں ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر -** قرارداد یہ ہے کہ

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے رجوع کرے کہ ملک  
میں روزافروں اخلاقی اخبطاط کے پیش نظر وی۔ سی۔ آر، ڈش ائینا، ویڈیو گیمز اور شیم عربان  
اشتہارات پر مکمل پابندی عائد کی جائے کیونکہ تشریی مقاصد کے لئے فی وی سی آر، سائنس  
بورڈ اور سینماوں کے کے باہر بورڈوں پر عورتوں کی نمائش تصاویر جس سے لذت اور فحاشی کے پھلو  
نمایاں ہوتے ہیں ہمارے معاشرتی دینی اور اخلاقی قدرتوں کو پامال کر رہے ہیں اور اشتہار بازی کا یہ  
ذموم فل کسی طرح بھی ایک اسلامی مملکت کے لئے قابل برداشت نہیں ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر -** حرك اپنی قرارداد کے بارے میں اس کے حوالے سے بولیں۔

**مولانا عبد الواسع -** بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اسپیکر صاحب یہ قرارداد ایوان  
کے سامنے ہے میرے خیال میں اس سے کوئی باہمی آدمی انکار نہیں کر سکتا ہے۔ آج کل ہمارے  
معاشرے میں ڈش ائینا اور معاشرے کو خراب کرنے والی دیگر اشیاء نے ہمارے تمام معاشرے کو  
اور تمام بچوں کے اخلاق کو خراب کیا ہوا ہے لذا میں تمام دوستوں سے یہ گزارش کہ اس سے  
نہ صرف ایک آدمی متاثر ہوتا ہے اس سے نہ صرف ایک آدمی کا گھر متاثر ہوتا ہے اس سے نہ  
صرف ایک گاؤں متاثر ہوتا ہے بلکہ اس طرح یہ سلسلہ چلتا رہا تو سارا انسانی معاشرہ اس سے متاثر  
ہو گا لذا میں تمام ساتھیوں سے گزارش کروں گا اس معزز ایوان کے سامنے کہ وہ مرکزی حکومت  
سے سفارش کریں کہ اس سے جو عربانی اور فحاشی کے اوز اخلاق خراب کرنے والے پروگرام ہیں  
ان کو ختم کرے اور پرپابندی لگائی جائے تاہم جو تعمیری پروگرام اس میں ہیں ہم ان کی مخالفت نہیں  
کرتے۔ ہم ان سے مخالفت نہیں رکھتے ہیں لیکن ڈش ائینا وی سی آر جو ہیں ان سے بچوں کا

پیش کی ہے اگر اس میں لایا جائے؟

**جناب ڈپٹی اسپیکر** - معزز ممبر ترمیم کو تحریری طور پر لکھ کر دیں اس وقت تو قرارداد اپنی اصلی تمدید کے ساتھ ہاؤس کے اندر Discuss ہو رہی ہے۔ تو اس قرارداد کے حوالے سے سوال یہ ہے کہ قرارداد کو آیا منظور کیا جائے؟

**سردار محمد اختر مینگل** - جناب اسپیکر۔ جیسا کہ جعفر صاحب نے کہا ہے رو ۱۰۹ میں اسپیکر صاحب آپ دیکھیں دو یوم کا آپ کو نوش دینا پڑے گا۔

**مسٹر جعفر مندو خیل** - اس کے ساتھ ہی محکم جو قرارداد پیش کرتا ہے وہ اس سے اگری Agree کرتا ہے یا نہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** - معزز ممبر اگر ترمیم چاہتے ہیں تو وہ تحریری طور پر اپنی ترمیم کا نوٹ دیں۔

**مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر فناں)** - جناب والا ہمیں دو دن نہیں ہوئے قرارداد ملے۔ ہم کس طرح ترمیم پیش کرتے قرارداد تو ہمیں آج نہیں پہنچ پر ملی ہے۔ اس پر ترمیم ہم ابھی لکھ کر دیتے ہیں۔ اگر آپ اسے تھوڑا موخر کر دیں اور جناب والا یہ ہوتا رہا ہے اور ایوان کی پریکش رہی ہے اس میں ترمیمات آتی رہی ہیں۔ مولانا صاحب کی بات سونپدا اپنی جگہ صحیح ہے اور مولانا صاحب نے جو کما وہ ہندڑ پر مستحب صحیح ہے اس میں ہماری بھی یہ خواہش ہے کہ اس میں یہ چیز بھی شامل کی جائے۔ مولانا صاحب بھی اس پر اعتراض نہیں کریں گے۔

**مولانا عبدالواسع** - جناب والا! میں جعفر خان صاحب سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ ان کی ترمیم تو اپنی جگہ پر ملکیک ہے لیکن میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ میری یہ قرارداد وہ منظور کریں اگر وہ اس پر دوبارہ اپنی قرارداد لائیں تو ہم بے شک اس کی حمایت کریں گے۔ اگرئی وہی میں جھوٹ ہے تو اسلام میں جھوٹ بھی گناہ ہے۔

**مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر فناں)** - جناب اس سلسلہ میں اگر آپ ایوان کی رائے لے لیں کہ اس قرارداد کو وہ ترمیم کے ساتھ منظور کر لیں تو بے شک ملکیک ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر - معزز مہربانی ترمیم ابھی لکھ کر بھجوائیں۔**

**جام محمد یوسف (سینئر وزیر) -** جناب والا! جس طرح کہ محکم نے اپنی قرارداد کو پیش کیا ہے اس ایوان میں کوئی بھی اس کے خلاف نہیں ہے۔ لیکن اگر ڈش ائینا کے ہارے میں کہا ہے۔ آج کل یہ کرشل لائیز اند سٹریز Commercialized Industry بن چکا ہے۔ اگر وہ خود کرشل لائیز کرنے والے اس کے اسٹریٹ ڈیکوڑ آتے ہیں۔ اور ان کے ایجنت کوئی نہیں ہیں۔ ذی کوڈر کو خریدا جاتا ہے اس چینل کو اگر پروہبیٹed Prohibited قرار دیا جائے۔ وہ ہر آدمی نہیں دیکھ سکتا ہے لیکن اب تک کوئی ایسی لیکنالوگی نہیں ہے کہ ڈش کو ڈائریکٹ سٹول اسٹول سے Raize ریز کیا جائے اور اسے کچھ میں نہ لایا جائے۔ ایران میں ایسا کوئی مشتبہ ایش لیا گیا ہے اگر فیڈرل گورنمنٹ اگر پابندی کے ساتھ اس ڈش ائینا کے خلاف کوئی ستم چلانے کے کوئی ڈش ائینا نہیں رکھ سکتا ہے تو پھر کوئی اس طرح کا جواز بن سکتا ہے۔ مجھے کوئی مشتبہ صورت نظر نہیں آتی کہ آپ ڈش ائینا کو کنشوں کر لیں۔

**میر خان محمد جمالی (وزیر خواراک) -** جناب والا! جیسا کہ ڈش ائینا کا موضوع چل رہا ہے۔ ڈش ائینا واقعی ہماری قوم کے لئے ایک ناسور ہے اور ہم سب کی ثقافت خراب ہو رہی ہے اور اس کے لئے کسی طریقہ سے ہم اس کو کنشوں نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ دیگر ممالک میں ہے۔ ملائیشیا میں گورنمنٹ نے اس پر پابندی لگائی ہوئی ہے۔ ایران نے اس پر بنی Ban لگایا ہوا ہے اور سعودی عرب نے اس بنی لگایا ہوا ہے۔ ہماری مرکزی حکومت کو بھی چاہیے پاکستان میں کچھ ایسے قانون بنائے کہ یہ ڈش ائینا بن ہو جائے۔ فیڈرل گورنمنٹ کچھ کرے ہم کچھ نہیں کر سکتے ہیں۔ پالیسی بنائے اس پر مکمل پابندی ہونی چاہیے۔

(آپس میں باتیں)

It should be banned for ever.

**جناب ڈپٹی اسپیکر - آرڈر پلیز! اسپیکر سے مخاطب ہو کر بات کریں۔**

**عبد النبی جمالی (وزیر پلک ہیلتھ انجینئرنگ) -** جناب اسپیکر! مولانا

فضل الرحمن نے خود اخبار میں بواہے کہ میں تی دیکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - معزز ممبر نے جو ترمیم —

سردار شاء اللہ زہری (وزیر بلدیات) - پوائنٹ آف آرڈر - پوائنٹ آف آرڈر

ابھی ابھی مولانا صاحب نے خود کہا ہے کہ ہم دیکھتے ہیں۔ اس کے گھر میں اس کے؟ میں۔ مطلب یہ کہ مولانا صاحب دیکھتے ہیں ڈش ائینا۔ جناب اسپیکر! میں آپ سے مطالب: ان۔ انہی مولانا صاحب نے خود اعتراف کیا ہے کہ ہم دیکھتے ہیں۔ ڈش ائینا دیکھتے ہیں۔ مولانا صاحب یہ بتائیں کہ آپ کونا چیل زیادہ دیکھتے ہیں۔ کس کے گھر میں دیکھتے ہیں۔ آیا آپ کو زبردستی دکھایا جاتا ہے یا اس آدمی کے گھر میں آپ جان بوجھ کر دیکھتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - معزز ممبر نے جو ترمیم بھجوائی ہے۔ وہ اس قرارداد سے متعلق نہیں ہے۔ قرارداد کی تمہید اور متن سرا سردد سرا ہے۔ معزز ممبر نے جو ترمیم لکھ کر بھجوائی ہے کہ نی وی میں آج کل جو غلط باتیں کی جا رہی ہیں اور اپوزیشن کی کروار کشی کی جا رہی ہے۔ اس پر پابندی لگائی جائے۔ یہ ترمیم قرارداد کے متن سے بالکل ہٹ کرے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - قرارداد نمبر ۳۵ مولانا عبد الواسع صاحب پیش کریں۔ قرارداد نمبر ۳۵ کے بارے میں ہاؤس میں یہ استفسار کرونا کہ سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد کو اپنی اصل صورت میں منظور کیا جائے؟

(قرارداد منظور کی گئی)

مولانا عبد الواسع - بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اسپیکر! یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ملکہ پیلک ہیلتھ انجینئرنگ میں نیکس لکٹر اور لیوین ملازمین جو کیم جولائی ۱۹۹۷ء سے برخاست کئے گئے ہیں۔ ملکہ پی۔ اسچ۔ اسی کے اس اقدام سے ۵۰ ملازمین متاثر ہو گئے ہیں۔ اللہ ان ملازمین کو فوری طور پر بحال کیا جائے۔

### جناب ڈپٹی اسپیکر - قرارداد یہ ہے کہ

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ٹکھے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں تیکن گلکشن اور لیوین ملازمن جو کم جوالائی ۱۹۹۷ء سے برخاست کئے گئے ہیں۔ ٹکھے پی۔ ایچ۔ ای کے اس اقدام سے ۰۵ ملازمن متاثر ہو گئے ہیں۔ لہذا ان ملازمن کو فوری طور پر بحال کیا جائے۔

### جناب ڈپٹی اسپیکر - اگر معزز رکن محکم اس کے متعلق کم جو بولنا چاہے۔

**مولانا عبد الواسع** - جناب اسپیکر کم جوالائی ۱۹۹۷ء سے جو ملازمن پی ایچ ای میں ایک ایک سال یا دو سال سے کام کر رہے تھے ان ملازمن کو برخاست کیا گیا ہے یہ بھی ان کا حق ہے یہ بھی اس صوبے کے رہنے والے ہیں جب ہم مرکز سے دوسرے ملازمن کے لئے سفارش کرتے ہیں یہ بھی حق رکھتے ہیں۔ جب ہم مرکزی حکومت سے یہ سفارش کرتے ہیں کہ ہمارے دوسرے ملازمن کو ٹکھے دیں اور ملازمن کو برخاست نہ کیا جائے اگر ساری سیاسی جماعتوں نے مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ کیا ہوا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارا جو یہ اپنا صوبہ ہے اس کے اس اقدام سے جو ہمارے لوگ متاثر ہوئے ہیں اور ان کو برخاست کیا گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ہمارے صوبے میں رہنے والے ہیں کوئی غیر نہیں ہے کسی کا بھائی ہے کسی کا دوست ہو کسی کے گاؤں کا ساتھی ہو لہذا میں اس ایوان کے تمام ممبران سے گزارش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت سے سفارش کرے یہ ایوان سفارش کرے کہ ان لوگوں کو فوری طور پر بحال کیا جائے۔

### جناب ڈپٹی اسپیکر - کوئی اور معزز رکن بولنا چاہے گا؟

**میر عبدالنبي جمالی (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)** - جناب اسپیکر جونکہ یہ میرے ٹکھے سے متعلق ہے تو اس پر میں یہ کہتا ہوں کہ وضاحت کرتا ہوں تاکہ ہمارے معزز ممبر کو پہنچلے کہ یہ ہم نے کیوں بر طرف کئے ہیں ان کے لئے یہ تھا کہ یہ تیکن گلکشن جو تھے یہ بالکل کام نہیں کرتے تھے سائٹھ لاکھ کے ہمارے تیکن تھے اور سال ۱۹۹۵ء میں اس کو ہم تنخواہ دیتے تھے اور کلمکھن کوئی سات آٹھ لاکھ تھی اور اس سال تو ذیرہ یادو لاکھ ہوئی ہے۔ لہذا ہم نے ان کو نوش یا تھا کہ آپ تیکن اکٹھا نہیں کریں گے تو ہم آپ کو تنخواہ کہاں سے دیں گے کیونکہ صوبائی

حکومت کے پاس اتنا پیسہ نہیں ہے اور آپ کو پتہ ہے جب تک اکٹھا کریں گے تو اس سے ہم آپ کو فیڈ بھی کر سکتے ہیں جب کہ بھی آپ کو علم ہے یہاں بحث ہو چکی ہے۔ کہ ہمارا بجٹ کتنا ٹائیٹ Tight ہے کابینہ میں بھی اس پر کافی حد تک بحث ہوئی اور کافی بحث کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے کہ ہم ان کو پے منٹ Payment میں کر سکتے اور فیڈرل حکومت سے بھی ہمیں فیڈرل کم مل رہے ہیں۔ اور اپنے فیڈرل بھی اتنے جزیٹ Generate نہیں ہو رہے ہیں۔ جس سے ہم ان کو فیڈ Feed کر سکیں اور یہ کام بھی خوش اسلوبی سے نہیں کر رہے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے ان کو بر طرف کیا ہے آپ اگر یہ ہاؤس یہ فیصلہ کرتا ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے یہ میرے بھائی ہیں۔ میرے اپنے صوبے کے ہیں دوست ہیں کہیں کے بھی ہیں میرے بھائی ہیں میں بھی اسی صوبے سے تعلق رکھتا ہوں اگر یہ ہاؤس کہیں سے لذذ لاتا ہے اور مولوی صاحب چیز فرار ہے ہیں کیونکہ ان کے تعلقات فیڈرل گورنمنٹ سے بہت ہی اچھے ہیں، بہت پیارے ہیں اگر وہ پھاس سائٹ لا کہ وہ اس لئے دلا دیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اور بلوچستان کے ٹیکوڑیں اثرست میں جو بات ہو گی وہ ہم کریں گے جو اس کے نقصان میں ہو گی وہ ہم نہیں کریں گے۔ یہی گزارش مولوی صاحب سے کروں گا، ہم نے جو وضاحت کی ہے وہ اس کے متعلق ہے اور بالکل صحیح ہے اور اس میں کوئی مخالفش نہیں ہے کہ کوئی اس پر مزید بحث کرے ہمیں کوئی اعتراض نہیں کہ وہ پیسے لادے تو ہم ان کو کر دیں گے دو سال سے تھے اس سال ہمارے بجٹ کی پوزیشن بالکل تائیٹ ہے اور آئندہ کے لئے بھی یہ پوزیشن ہو گی کیونکہ ہمیں پتہ چل چکا ہے کہ ہمیں اتنے فیڈرل میں گے تو جب ہمیں پتہ ہے جب ہم اس سے برعایسیں گے اور قرض بھی لیں گے تو ہمیں وہاں سود بھی رہنا پڑے گا۔ تو ہم اس قابل نہیں ہیں کہ اثرست بھی دیتے رہیں لہذا میری وضاحت یہی ہے آگے جو مولوی صاحب فرمائیں اور ہاؤس بیٹھا ہوا ہے۔

**مولانا عبدالواسع** - جناب اسٹیکر جیسا کہ وزیر صاحب نے فرمایا ہے ان کی بات کسی حد تک نمیک ہے میں اس پر اعتراض نہیں کرتا ہوں کہ وزیر صاحب لفظ بیانی کر رہا ہے کہ وہ لوگ اپنا فرائض صحیح انجام نہیں دے رہے ہیں لیکن یہ بد نسبت ہمارے صوبے میں صرف اس ایک مجھے میں نہیں ہے اگر آپ دیکھیں جتنے بھی ہو گے ہیں پاکستان میں ہیں یا ہمارے بلوچستان میں ہیں یہ

سارے مجھے میں حالت ہے اور اس کو درست کرنے کے لئے کوشش کرے اور اسکے لئے یہ ایوان بھی اس پر بحث کرے اور اس کے درست کرنے کے لئے ایک کمیٹی قائم کرے تاکہ ان ملازمین سے صحیح کام لیا جائے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اگر دوسرے مجھے والے کام نہیں کرتے ہیں اور ان کو ختم نہیں کیا جاتا ہے اور میں ان ایک سو پچاس ملازمین کے بارے میں گزارش کرتا ہوں کہ ان کو ختم نہ کیا جائے البتہ ان سے کام لینے کے لئے یا طریقہ کار درست کرنے کے لئے اس ایوان میں کمیٹی نہیں یا اس ایوان میں بحث ہو اور اس کے لئے یہ ایوان فیصلہ کرے لیکن میں گزارش کرتا ہوں کہ ان کو بحال کرے اور ان سے کام لے اور انہا روزگار ہو ہو جائیں یہ بدنای نہ ہو صوبے کی بدنای نہ ہو۔

**میر عبدالنبي جمالی (وزیر)** - جناب والا میں مولانا صاحب سے یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ پوسٹ نپہری Temporary تھی اور اسی شرط پر تھی کہ آپ کام کریں گے تیکیں اکھا کریں گے پھر بھی مولوی صاحب کا حکم ہے میں کیبنت میں لے جاؤں گا۔ سولہ تاریخ کو کیبنت کی میٹنگ ہے تو انشاء اللہ ثبت فیصلہ ہو گا۔

**مولانا عبد الواسع** - جناب والا کیبنت میں تو آپ جائیں گے میں نہیں جاؤں گا ہمارے لئے یہی کیبنت ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** - اب سوال یہ ہے کہ قرارداد کو منظور کیا جائے۔  
قرارداد نامنظور ہوئی۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** - تاریخ نمبر ۲۷ جناب نواب عبدالرحمیم شاہوی صاحب کی ہے جو موجود نہیں ہیں۔ جو میر ظہور حسین کھوسہ صاحب پیش کریں گے چونکہ نواب عبدالرحمیم شاہوی صاحب نے یہ قرارداد پیش کرنے کی ان کو اجازت دی ہے۔

**میر ظہور حسین خان کھوسہ** - جناب اسپیکر میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے پر زور سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ

صوبہ بلوچستان میں زکوٰۃ کے نظام کے تحت تحریم ضلع و صوبائی سطح پر تعینات سرکاری اہلکاروں کی ملازمت کو مکمل تحفظ دے۔ چونکہ مرکزی حکومت نے اپنے حالیہ اقدامات کے ذریعے ملک میں رائج نظام زکوٰۃ میں دور رس تبدیلیاں کرتے ہوئے اس نظام کے تمام اختیارات مرکزی حکومت کو تفویض کر دیئے ہیں اور اپنے ایک سرکاری مراسلہ کے ذریعے صوبائی حکومت کو مطلع کیا ہے کہ اس نظام کے تحت صوبہ بلوچستان میں کام کرنے والے سرکاری ملازمین کو مزید ان کے عددوں پر برقرار رکھنے کی ذمہ داری آئندہ صوبائی حکومت پر ہوگی۔

صوبہ بلوچستان میں ملکہ زکوٰۃ میں کل ۳۰۶ سرکاری ملازمین کام کر رہے ہیں اور گذشتہ چودہ سالوں سے اپنی خدمات سراجام دے رہے ہیں۔ اس وقت مرکزی حکومتی نظام زکوٰۃ کو اپنے درائع سے چلانا چاہ رہی ہے جس کے لئے مرکزی حکومت اپنے لوگوں کی تعیناتی اور تقرری کا ارادہ رکھتی ہے۔

اس لئے یہ ایوان مرکزی حکومت کے اس یکطرفہ فیصلہ کو گہری تشویش کی نظر سے دکھتا ہے جس کے نتیجے میں صوبہ بلوچستان میں ملکہ زکوٰۃ کے ملازمین بے روزگاری سے دوچار ہوں گے۔ ان ملازمین کی بر طرفی سے انتظامی نظم و نش پر برے اثرات مرتب ہوں گے۔ لہذا صوبائی حکومت فوری طور پر ایسے اقدامات اور رابطے کر کے مرکزی حکومت کو اس امر پر آمادہ کرے کہ صوبہ بلوچستان میں ملکہ زکوٰۃ میں پہلے سے کام کرنے والے ۳۰۶ سرکاری ملازمین کو نئے نظام میں پیدا کردہ آسامیوں پر فی الفور تعینات کیا جائے۔

### جناب ڈپٹی اسپیکر - قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

یہ ایوان صوبائی حکومت سے پر زور سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ صوبہ بلوچستان میں زکوٰۃ کے نظام کے تحت تحریم ضلع و صوبائی سطح پر تعینات سرکاری اہلکاروں کی ملازمت کو مکمل تحفظ دے۔ چونکہ مرکزی حکومت نے اپنے حالیہ اقدامات کے ذریعے ملک میں رائج نظام زکوٰۃ میں دور رس تبدیلیاں کرتے ہوئے اس نظام کے تمام اختیارات مرکزی حکومت کو تفویض کر دیئے ہیں اور اپنے ایک سرکاری مراسلہ کے ذریعے صوبائی حکومت کو مطلع کیا ہے کہ اس نظام کے تحت صوبہ بلوچستان میں کام کرنے والے سرکاری ملازمین کو مزید ان کے عددوں پر

برقرار رکھنے کی ذمہ داری آئندہ صوبائی حکومت پر ہوگی۔

صوبہ بلوچستان میں محکمہ زکوٰۃ میں کل ۲۰۶ سرکاری ملازمین کام کر رہے ہیں اور گذشتہ چودہ سالوں سے اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس وقت مرکزی حکومتی نظام زکوٰۃ کو اپنے ذرائع سے چلانا چاہ رہی ہے جس کے لئے مرکزی حکومت اپنے لوگوں کی تعیناتی اور تقرری کا ارادہ رکھتی ہے۔

اس لئے یہ ایوان مرکزی حکومت کے اس یکطرفہ فعلہ کو گھری تشویش کی نظر سے دیکھتا ہے جس کے نتیجے میں صوبہ بلوچستان میں محکمہ زکوٰۃ کے ملازمین بے روزگاری سے دوچار ہوں گے۔ ان ملازمین کی بر طرفی سے انتظامی نظم و نتیجہ پر برے اثرات مرتب ہوں گے۔ لہذا صوبائی حکومت فوری طور پر ایسے اقدامات اور رابطے کر کے مرکزی حکومت کو اس امر پر آمادہ کرے کہ صوبہ بلوچستان میں محکمہ زکوٰۃ میں پہلے سے کام کرنے والے ۲۰۶ سرکاری ملازمین کو نئے نظام میں پیدا کردہ آسامیوں پر فی الفور تعینات کیا جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر ۔ محکمہ اگر اپنی قرارداد کے حق میں بولنا چاہے؟**

**میر ظہور حسین خان کھوسہ ۔** جناب اسپیکر میں آپ کے توسط سے اس ایوان کو عرض کرتا ہوں کہ یہ قرارداد خاص اہمیت کا حامل ہے اور مرکزاں کو سینیٹ لائز Ceatralize کرنے کی کوششیں کر رہا ہے۔ محکمہ زکوٰۃ تقريباً ۱۹۸۰ء سے کام کر رہا ہے اور اس مجھے سے ۲۰۶ ملازمین کو بر طرف کرنے سے مراد ۲۰۶ گھر ہے۔ تقریب ان کی آدمی زندگی اس ملازمت میں گزر چکی ہے۔ حالانکہ دو سال کے ملازمت کے بعد بھی حقوق مل جاتے ہیں لیکن یہاں ان کو یک دم بر طرف کیا گیا انتہائی افسوس کی بات ہے۔ ایک طرف مرکز ہمارے ملازمتوں کے کوئی پڑاکر ڈالا ہوا ہے۔ ہمارے ۵ فیصد کوڈہ نہیں مل رہا ہے۔ تقریباً چالیس ہزار ملازمتیں ان پر بقالیا ہے۔ اس کے باوجود جو ایک ستم ہمارے ہاں پہل رہا تھا۔ زکوٰۃ کا اس کو بھی مرکزاں پنے ساتھ لے لیا ہے اور ۲۰۶ ملازمین کو بے روزگار کیا ایک طرف پہنچنے والی یہ دعویٰ کرتی ہے کہ لوگوں کو روزگار مہیا کریں گی لیکن یہاں اس کے بر عکس ہو رہا ہے۔ میں اس ایوان کی توسط سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ

مرکزی حکومت کو سفارش کریں کہ جاسن ملازمین کو بحال کریں کیونکہ ان کو نوٹس مل چکا اور ان کی تنخواہیں بند ہو چکی ہے اور تقریباً سولہ کروڑ روپے زکوٰۃ کے بھی مرکزی حکومت نے اپنی تحويل میں لے لی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر - کوئی اور معزز رکن بولنا چاہے؟**

**مسٹر عبدالحمید خان اچھنگی (وزیر) -** جناب اسپیکر قرارداد کی متن میں انہوں نے کہا ہے کہ ملک میں رائج نظام زکوٰۃ میں دوسرا تدبیحیں کرتی ہوئی ان کے تمام اختیارات مرکزی حکومت تفویض کی گئی ہے اور اس میں بات واضح نہیں کی گئی کہ مرکز نے حکومت جس کے نتیجے میں صوبہ بلوچستان میں ملکہ زکوٰۃ کے ملازمین بے روزگاری سے دوچار ہوں گے۔ ان ملازمین کی بر طرفی سے انتظامی نظم و نقش پر برابر اثرات مرتب ہوں گے۔ لہذا صوبائی حکومت فوری طور پر ایسے اقدامات اور رابطے کر کے مرکزی حکومت کو اس امر پر آمادہ کرے کہ صوبہ بلوچستان میں ملکہ زکوٰۃ میں پہلے سے کام کرنے والے ۲۰۶ سرکاری ملازمین کوئئے نظام میں پیدا کر دے آسامیوں پر فی الفور تعینات کیا جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر - محکم اگر اپنی قرارداد کے حق میں بولنا چاہے؟**

**میر ظہور حسین خان کھوسرہ -** جناب اسپیکر میں آپ کے توسط سے اس ایوان کو عرض کرتا ہوں کہ یہ قرارداد خاص اہمیت کا حامل ہے اور مرکز اس کو سینیٹ لائز Ceatralize کرنے کی کوششیں کر رہا ہے۔ ملکہ زکوٰۃ تقریباً ۱۹۸۰ء سے کام کر رہا ہے اور اس ملکے سے ۲۰۶ ملازمین کو بر طرف کرنے سے مراد ۲۰۶ گھر ہے۔ تقریباً ان کی آدمی زندگی اس ملازمت میں گزر چکی ہے۔ حالانکہ دو سال کے ملازمت کے بعد بھی حقوق مل جاتے ہیں لیکن یہاں ان کو یک دم بر طرف کیا گیا انتہائی افسوس کی بات ہے۔ ایک طرف مرکز ہمارے ملازمتوں کے کوئی پرداز اکر ڈالا ہوا ہے۔ ہمارے ۵ فیصد کوٹھ نہیں مل رہا ہے۔ تقریباً چالیس ہزار ملازمتیں ان پر بقا یا ہے۔ اس کے باوجود جو ایک سیٹی ہمارے ہاں بچل رہا تھا۔ زکوٰۃ کا اس کو بھی مرکزاً پہنچانے ساتھ لے لیا ہے اور ۲۰۶ ملازمین کو بے روزگار کیا ایک طرف مہینہ پارٹی یہ دعویٰ کرتی ہے کہ لوگوں کو روزگار ملیا کریں۔

گی لیکن یہاں اس کے برعکس ہو رہا ہے۔ میں اس ایوان کی توسط سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ مرکزی حکومت کو سفارش کریں کہ جامن ملازمین کو بحال کریں کیونکہ ان کو نوٹس مل چکا اور ان کی تنخواہیں بند ہو چکی ہے اور تقریباً سولہ کروڑ روپے زکوٰۃ کے بھی مرکزی حکومت نے اپنی تحويل میں لے لی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** - کوئی اور معزز رکن بولنا چاہے؟

**مسٹر عبدالحمید خان اچکنی (وزیر)** - جناب اسپیکر قرارداد کی متن میں انہوں نے کہا ہے کہ ملک میں راجح نظام زکوٰۃ میں دورس تبدیلیاں کرتی ہوئی ان کے تمام اختیارات مرکزی حکومت تفویض کی گئی ہے اور اس میں بات واضح نہیں کی گئی کہ مرکز نے حکومت جس کے نتیجے میں صوبہ بلوچستان میں محکمہ زکوٰۃ کے ملازمین بے روزگاری سے دوچار ہوں گے۔ ان ملازمین کی بر طرفی سے انتظامی نظم و نتیق پر برے اڑات مرتب ہوں گے۔ لہذا صوبائی حکومت فوری طور پر ایسے اقدامات اور رابطے کر کے مرکزی حکومت کو اس امر پر آمادہ کرے کہ صوبہ بلوچستان میں محکمہ زکوٰۃ میں پسلے سے کام کرنے والے ۲۰۶ سرکاری ملازمین کو نئے نظام میں پیدا کر دے آسامیوں پر فی الفور تعینات کیا جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** - محکم اگر اپنی قرارداد کے حق میں بولنا چاہے؟

**میر ظہور حسین خان کھوسہ** - جناب اسپیکر میں آپ کے توسط سے اس ایوان کو عرض کرتا ہوں کہ یہ قرارداد خاص اہمیت کا حامل ہے اور مرکز اس کو میثلاً Ceatalize کرنے کی کوششیں کر رہا ہے۔ محکمہ زکوٰۃ تقریباً ۱۹۸۰ء سے کام کر رہا ہے اور اس مجھے سے ۲۰۶ ملازمین کو بر طرف کرنے سے مراد ۲۰۶ گھر ہے۔ تقریب ان کی آدمی زندگی اس ملازمت میں گزر چکی نہ ہے۔ حالانکہ دو سال کے ملازمت کے بعد بھی حقوق مل جاتے ہیں لیکن یہاں ان کو یک دم بر طرف کیا گیا انتہائی افسوس کی بات ہے۔ ایک طرف مرکز ہمارے ملازموں کے کوئی پڑا کہ والا ہوا ہے۔ ہمارے ۵ فیصد کوئہ نہیں مل رہا ہے۔ تقریباً چالیس ہزار ملازمیں ان پر بھایا ہے۔ اس کے باوجود جو ایک ستم ہمارے ہاں چل رہا تھا۔ زکوٰۃ کا اس کو بھی مرکز اپنے ساتھ لے لیا ہے اور

۳۰۶ ملازمین کو بے روزگار کیا ایک طرف مٹپنپارٹی یہ دعویٰ کرتی ہے کہ لوگوں کو روزگار ملیا کریں گی لیکن یہاں اس کے برھکس ہورہا ہے۔ میں اس ایوان کی توسط سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ مرکزی حکومت کو سفارش کریں کہ جاسن ملازمین کو بحال کریں کیونکہ ان کو نوٹس مل چکا اور ان کی تحریک ایں بند ہو چکی ہے اور تقریباً سولہ کروڑ روپے زکوٰۃ کے بھی مرکزی حکومت نے اپنی تحويل میں لے لی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر - کوئی اور معزز رکن بولنا چاہے؟**

**مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) -** جناب اسپیکر قرارداد کی متن میں انہوں نے کہا ہے کہ ملک میں رائج نظام زکوٰۃ میں دورس تبدیلیاں کرتی ہوئی ان کے تمام اختیارات مرکزی حکومت تفویض کی گئی ہے اور اس میں بات واضح نہیں کی گئی کہ مرکز نے حکومت بلوچستان کے کوئے اختیارات تفویض کی گئی ہے۔ میرے خیال میں اس قرارداد میں اتنی ترمیم ایکٹھیت کی جائے جس طرح کہ انہوں نے اپنی زبانی تقریر میں کہا۔ جہاں تک ملازمین کی بحالی کی بات ہے اس سے ہم سو فیصد حمایت کرتے ہیں مگر وہ باقی جو مرکزی حکومت نے اپنی اختیارات سے تجاوز کر کے ہمارے صوبہ بلوچستان کے مکمل زکوٰۃ کے اختیارات کو محدود کیا ہوا ہے۔ ان پاتوں کو میرے خیال میں قرارداد کے باذی میں واضح کرنا چاہیے کہ وہ کوئی چیزیں ہیں جیسا کہ معزز رکن نے کہا کہ فیڈرل گورنمنٹ نے بلوچستان کے ساتھ زکوٰۃ کے مکمل میں کیا کیا زیارات کی ہے۔ اب اس کو قرارداد میں کس طرح ایکٹھیت کیا جائے یہ سوچتے والی بات ہے جہاں تک قرارداد کا اصل مضموم ہے کہ ملازمین کو اپنے ملازمت میں لگانے کا اس کی ہم سو فیصد حمایت کرتے ہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر - کوئی اور معزز رکن**

**حاجی محمد شاہ مردانزئی (وزیر) -** جناب اسپیکر میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور اس میں ترمیم پیش کرتا ہوں کہ زکوٰۃ کا نظام کو اصل شکل میں بحال کیا جائے۔ زکوٰۃ کے مکمل میں کام کرنے والے ۳۰۶ ملازمین کے علاوہ اور بھی بہت سرپل ہوئے ہیں۔ روپنبو روڈ کے

نائب تحصیلدار ۲۶ تحصیلدار اور اس میں کم از کم ۵۰۰ مے ملازمین اور اس سے سروں ہوئے۔ مرکزی حکومت کو ۲۷ کروڑ پچاس لاکھ روپے چاہیے تھا۔ یہ مجھے علم نہیں کہ ان کو کسی مقصد کے لیے درکار تھا آیا کسی ہرگز مال کو ناکام کرنے کے لیے یا کسی قبائلی جگہ میں خرچ کرنے کے لیے ایک بات کا تو مجھے علم ہے کہ زکوٰۃ کے پیسوں سے کلمہ قوم کو ایک کروڑ روپے دیا گیا۔ حالانکہ اس کو زکوٰۃ نہیں دنا چاہیے تھا کیونکہ زکوٰۃ پر مستحق لوگوں کا حق ہے۔ کسی سیاسی مقصد کے لئے زکوٰۃ کے پیسوں اس طرح خرچ نہیں کرنا چاہیے۔ جناب والا ملکہ زکوٰۃ کی دو گاڑیاں صوبے میں تھیں جن کی نمبر ۹۹۷۳ کیوں نے جی۔ اور ۹۹۷۴ کیوں نے جی ان کو گورنمنٹ نے اسلام آباد لے گیا۔ کیا وہاں گاڑی نہیں یا بلوچستان پاکستان کا حصہ نہیں اگر مرکزی حکومت نے زکوٰۃ کے محکمے میں تبدیلی کرنا تھا تو بھی یہ گاڑیاں اس محکمے کا کام آتا۔ یہ محکمہ ضایا الحق مرحوم نے بنایا تھا۔ لیکن اب اس میں کریشن کر کے سیاسی بنیادوں پر زکوٰۃ کے پیسوں کے خرچ کیے جا رہے ہیں۔ اس محکمے کے فتح ہونے سے گزارہ الادنس کے ۶۰ ہزار مستحقین متاثر ہوئے۔ ۳۰۰ دینی مدارس ہیں اور ان کے ۳۰ ہزار طلباء اس محکمے سے زکوٰۃ لے رہے تھے۔ وہ بھی متاثر ہوئے اور سرکاری اسکولوں کے تقریباً ۳۰ ہزار طلباء اس محکمے سے زکوٰۃ لے کر اپنے لیے کتابیں وغیرہ لیتے۔ وہ بھی اب متاثر ہوئیں۔ تقریباً تقریباً ایک لاکھ چودہ ہزار لوگ اس سے متاثر ہوئے۔ اس کے علاوہ بیرونی صوبہ علاج معاہدے کے لیے ہر منہ تقریباً ۵۰ سے ۱۰۰ کے قریب لوگ کراچی۔ ملکان۔ لاہور وغیرہ جلتے۔ میرے خیال میں اسلام آباد سے براد راست یہاں اس وسیع رقبے پر پھیلے ہوئے لوگوں کی دکھ درد کو سمجھنا ناممکن ہے۔ یہ اقدامات صرف اور صرف خرد و برد کے لیے کیا گیا ہے یا کسی ممبر اسٹبلی کو خریدنا اسی طرح اور ارواء ہو گئے ان کے کیونکہ ویسے بھی مرکز میں اکثریت نہیں۔ دنیا کے اکثر ملکوں میں حکومت وہ لوگ کرتے ہیں جن کے پاس اکثریت ہو۔ جناب والا میپڑواں کے ساتھ اکثریت نہیں انہوں نے زکوٰۃ کے پیسوں پر کریشن کر کے لوگوں کو اکٹھا کیا ہے۔ ان کے اپنے تو صرف ۸۳ ممبر ہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر - جی مولانا صاحب**

**مولانا عبد الواسع** - جناب اسٹاکر صاحب میں نواب عبدالرحیم شاہ بہولی صاحب کی قرار داد کی پروز حمایت کرتا ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی ٹکاٹیت کرتا ہوں ابھی اس میں اس قرار داد سے پہلے میں نے بھی اسی طرح ملازمین کے بارے میں ایک قرار داد پیش کی تھی لیکن یہ ہمارے ملک کی بد قسمتی ہے کہ جس کے سرپر مسئلے ہو جس کے جیب سے پیسہ لٹلتا ہے وہ اس کی مخالفت کرتے ہیں اس کے لئے بہانے بناتے ہیں کہ یہ لوگ اپنی ذہنی صحیح نہیں دیتے ہیں اور یہ کرتے ہیں اور وہ کرتے ہیں جب یہاں اس مسئلے کا تعلق مرکز سے ہے تو سارے حکومتی ساتھیوں نے بڑی بھی چوڑی تقریبیں کی ہیں تو میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ حق شناسی ایک اچھی کام ہے حق کہنا ایک اچھا کام ہے۔ اگر اس ملازمین کی حمایت کرتے ہیں تو یہ بھی ہمارے صوبے کے لوگ ہیں جمالی صاحب نے کہا کہ یہ بھی ہمارے صوبے کے لوگ ہیں ہمارے بھائی ہیں ہمارے علاقے کے لوگ ہیں کیا ۱۷۰ ملازمین کے بارے میں جو میں نے قرار داد پیش کی ہے یہ کوئی ہنگامہ کے لوگ ہیں یا یہ کوئی سندھ کے لوگ ہیں یا یہ کوئی ہندوستان کے لوگ ہیں میں یہ سمجھتا ہوں میں یہ کہتا ہوں کہ یہاں کوئی حق کی بات نہیں کرتا ہے صرف اگر اپنے سرپر پھر نہیں ہے تو کام کرتے ہیں اور سرپر پھر تو کام نہیں کرتے ہیں اور مخالفت کرتے ہیں تو میں اس قرار داد کی حمایت پر زور کرتا ہوں اور جمالی تک محمد شاہ مردان زیٰ صاحب نے لمبی تقریر کی ہے انہوں نے کہا کہ اس پیسے سے مرکزی حکومت لوگ خرید کر اپنی وفاداریاں حاصل کرنا چاہتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہر کسی کا یہ حال ہے اگر صوبائی حکومت کا ہے تو یہی حال ہے اگر مرکزی حکومت کا ہے تو بھی یہی حال ہے فرق اتنا ہے کہ یہاں تھوڑی رشتہ دینا ہے اور وہاں زیادہ رشتہ دینا ہے وہاں بڑا رشتہ دینا ہے میں اس ایوان کے سامنے یہ عرض کرتا ہوں کہ اور ہمارے چیف منڈنر نے صحافیوں کے سامنے یہ بات مان لی ہے کہ چیف منڈنر صاحب نے اپنے سیکرٹ فنڈ سے ہر منڈنر کو دو لاکھ روپے عمرے کے لئے دیئے ہیں کیا یہ حق دار لوگوں کو دیئے ہیں کیا یہ رشتہ نہیں ہے کیا یہ لوگ عمرے پر گئے ہیں کیا انہوں نے ابھی تک عمرہ کر لیا ہے ادھر ہی بلوچستان میں بیٹھے ہوئے ہیں اور اس سے بڑھ کر ایک اور میں بات پیش کرتا ہوں کہ ہمارے معزز ارکین میں ایک صحیح رکن بھی ہے وہ کمال کا عمرہ کرتے ہیں کون سے کبھی میں وہ جاتے ہیں وہ بھی حق رکھتے ہیں ان کو کون سے عمرے کے لئے دیئے ہیں لیکن

صرف اور صرف اس لئے دیئے ہیں کہ ان لوگوں میں صرف مل چل پیدا ہوا ہے شاید وہ وفاداریاں چھوڑ دیتے ہیں اس وجہ سے اپنی وفاداریاں خریدنے کے لئے دولاکھ روپے ان پر تقسیم کردیے ہیں اس کا نوٹیفیکیشن ہمارے سروار اختر مینگل صاحب کے ساتھ ہے کالی موجود ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب نے صحافیوں کے سامنے بھی مان لیا ہے تو یہ کیا رشوت نہیں ہے کیا حقدار لوگوں کو حق دے رہے ہیں کیا یہ مستحقین لوگوں کو ملا ہے جناب آپ تشریف رکھیں۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر) -** جناب پاکت آف آرڈر! جناب والا میں مولانا صاحب سے پوچھتا ہوں وہ کس کے پیسے سے جو پر گئے۔ کس نے پیسے دئے جو دس ہزار جیا لے جو پر گئے۔ یہ صوبائی حکومت ہے ہر صوبائی حکومت کا اپنا اختیار ہے وہ کسی کو پیسے دے جناب ڈپٹی اسپیکر - جعفر خان صاحب تشریف رکھیں آپ کو بھی بعد میں باری دی جائے گی۔

**مولانا عبد الواسع -** جناب شیخ جعفر صاحب کو کیونکہ وہ عمرہ کے لئے اس پیسے سے قن نہیں رکھتے ہیں میرے خیال میں سارے وزیر صاحب اختیار رکھتے ہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر -** مولانا صاحب پارلیمانی آداب کا خیال رکھیں۔  
مولانا عبد الواسع - جناب میں تو ہوں بلڈوزر۔ بلا۔ زر جو ہے مضبوط ہوتا ہے مضبوط عزم والا آدمی ہوں مسلم لیگ والا نہیں ہوں کہ دو دولاکھ پر خرید لئے جائیں تو جناب اسپیکر صاحب اگر مرکزوں والے یہ عمل کرتے ہیں تو ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں اور اگر صوبے والے یہ عمل کرتے ہیں تو ہم ان کی بھی مخالفت کرتے ہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر -** مولانا صاحب آپ قرارداد سے متعلق بات کریں۔

**مولانا عبد الواسع -** جناب اسپیکر صاحب مردان زمی صاحب نے یہ کماکہ یہ پروگرام مرحوم نے نافذ کیا تھا نہ ہم مرحوم کو مانتے تھے ان کے نظام مانتے تھے جناب مانتے ہیں نے اس وقت مانتے تھے لہذا کوئہ کے حکمے سے اگر مرکزوں والے لیتے ہیں تو وہ بھی اگر صوبے والے لیتے تھے تو یہاں بھی کوشش ہوتی تھی اور وہاں بھی کوشش ہو رہا ہے اس سے ہمارے صوبے والے پر کوئی فرق

**میر عبدالنبی جمالی (وزیر) -** جناب والا شروع شروع میں مولانا صاحب نے کہا میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں پھر جذبات میں آگر مولانا صاحب نے کہا ہمیں اس سے سروکار نہیں ہے مولانا صاحب ذرا اوضاحت کریں کہ حمایت کرتے ہیں یا نہیں کرتے ہیں؟

**مولانا عبد الواسع -** جناب ملازمین کی بحالی کی تو حمایت کرتا ہوں مجھے جس کے پاس ہو جو لوگ مجھے کے متعلق رو رہا ہے میں اس کی حمایت نہیں کرتا ہوں۔

**سردار شنا اللہ زہری (وزیر) -** نظام کی حمایت کرتے ہیں یا نہیں کرتے ہیں؟

**مولانا عبد الواسع -** ملازمین کی بحالی کی حمایت کرتا ہوں ان کو بحال کر دے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر -** جمالی صاحب آپ تشریف رکھیں جی ڈاکٹر محمد حسین صاحب۔

**ڈاکٹر سردار محمد حسین -** جناب اسپیکر میں سردار اختر جان کی اس بات کی تائید کرتا ہوں جو انہوں نے اپنے تقریر میں کہا تھا کہ زکوٰۃ کے پرانے طریقہ کا رتحاں میں وہ صرف اپنے منتظر نظر زکوٰۃ ملتی تھی دوسری بات یہ ہے جہاں تک انہوں نے کہا کہ ۱۹۸۸ء میں ہلپرپارٹی کی حکومت نے اسے مناسب نہیں سمجھا۔ میرے خیال میں اس معزز رکن کو ایسا نہیں کہنا چاہئے اس قسم کی باتیں ہوتی ہیں یا جو ترمیم نظام میں ہوتی ہے وقت حالات کے تحت ہوتی ہے اور طریقہ کا رکن کے حوالے سے کیا جاتا ہے جب مرکز نے یہ سوچا کہ صوبے میں اس کا طریقہ کار صحیح نہیں تو مرکز نے طریقہ کا رکن کو تبدیل کرنے کے لئے اس پروگرام کو اپنے حوالے کیا ہے تو میرے خیال میں ان کو اس چیز پر اعتراض نہیں ہونا چاہیے تھا۔

**میر عبدالنبی جمالی (وزیر) -** جناب مولوی صاحب فرمادی ہے تھے کہ ان ملازمین کو بحال کیا جائے مجھے ان ملازمین پر بھی کوئی اعتراض نہیں تھا اگر ہاؤس اس کو پاس کر دیتا۔ مجھے کیا اعتراض ہے میں کون ہوتا ہوں؟ تو وہ بات ختم ہو گئی تھی مولوی صاحب اس بات کو پھر دھرا رہے ہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر -** جی مردان زمیں صاحب۔ آپ نے پہلے بھی کافی بولا ہے۔

**حاجی محمد شاہ مردان زئی (وزیر) -** جی ہاں میں تو ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کرنے کے لئے انہوں ڈاکٹر صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس قرارداد کی مانیت کیا ہے لیکن میں یہ ثبوت کے ساتھ کہتا ہوں اور آپ نے بھی پڑھا ہے اور دیکھا ہے کہ دو کروڑ روپے زکوٰۃ سے ایک فرد کو دیا ہے کسی قبائلی جگہ کے لئے دیا ہے کہ آپ تھوڑے سے مضبوط ہو جائیں میں ڈاکٹر صاحب کو قسم دیتا ہوں کہ یہ انہوں نہ نہیں دیکھا ہے آپ کو دو گاڑی جس کا نمبر ابھی میں نوٹ کرا رہتا ہوں وہ کیوں اے جی ۷۸۹ اور کیوں اے جی ۷۹۳ یہ دو گاڑی یہاں سے اسلام آباد لے گیا وہاں پر کیا ضرورت پیش آیا تھا؟ کہ اسلام آباد میں اس گاڑی کا ریکارڈ نہیں تھا کسی کو دینا تھا یہاں ہمارا سیکرٹری صاحب ایسا آدمی تھا ہم کو بھی پتہ نہیں لگا اس کو کہا میں آپ کو ایڈیٹر شریڈ بنا تا ہوں آپ یہ ساری چیزیں اسلام آباد بھیج دیں کیا یہ ثبوت نہیں ہے اگر یہ کافی ثبوت نہیں ہے تو میں اور کچھ بنا تا ہوں زکوٰۃ کے بارے میں آپ نے اور سردار صاحب نے بھی کہا تھا کہ یہ صحیح تقسیم نہیں ہو رہا تھا زکوٰۃ کسی مشرک کا اختیارات نہیں تھا زکوٰۃ چیزیں کے اختیارات میں نہیں تھا وہ صرف نگرانی کرتا تھا زکوٰۃ کے لئے ہر جگہ کمیٹی تھی اس چیزیں کے اختیارات میں تھا حق لوگ نے مجھے معلوم ہے نہ آپ کو معلوم ہے نہ کسی اور کو معلوم ہے وہ لوگ جو وہاں سے لست بھیجنے تھے کہ یہ لوگ زکوٰۃ کے مستحق ہیں یہاں ایسٹ بینک سے اس چیزیں کے نام پر جاتا تھا نہ ڈسٹرکٹ چیزیں کے نام جاتا تھا نہ کسی اور کے اختیارات میں تھا ڈسٹرکٹ پریم کورٹ کا چیخ امیر الملک صاحب اس کا چیزیں تھا وہ سارے کام خود کہتا تھا اس چیزیں کے پاس چیک جاتا تھا وہ اپنے لوگوں کو ادھر پیسے تقسیم کرتا تھا بعد میں نظام یہ ہوا تھا کہ ہر ایک مستحق لوگ بک میں اپنا اکاؤنٹ کھولیں گے اور سے بینک سے اپنے پیسے وصول کریں گے۔ کسی کے پاس پیسے نہیں جائیں گے نہ کسی سکریٹری کے پاس پیسے تھے نہ کسی چیزیں کے پاس تھا نہ کسی مشرک کے پاس تھا نہ کوئی سفارش کر سکتا تھا زکوٰۃ کا یہ نظام تھا وہاں سے استحقاق سے روپرث ویہات کی کمیٹی سے روپرث بنتا تھا وہ مستحق لوگوں کو چھپ چھ ماہ کے اٹھائی سو روپے ملتا تھا ہر مستحق کو ملتے تھے یہ اقدامات کس لئے کئے تھے یہ صرف خرد بردار کیلئے تھے اس میں کوئی ممبر لینے کا کر بھیتا تھا پھر مستحق لوگوں کو چھپ چھ ہیں کوئی ممبر لینے کا کر بھیتا تھا اس پر کوئی ہر تال ناکام بنا سکتے اس پر کوئی اور جوان کے ارادے ہیں کوئی تو ہمیں پارٹی کا اکثریت نہیں ہے مرکز میں جناب امیر صاحب میں اس لئے کہتا ہوں کہ

دنیا میں وہ لوگ حکومت کرتے ہیں جن کے پاس بماری ہوتا ہے انہوں نے زکوٰۃ کے کریشن پر لوگوں کو اکھنا کیا ہے ان کے تو خود ۸۳ صبح ۷۷ کاٹوٹل ہاؤس ہے تو بماری تو اس کا نہیں ہے انہوں نے اس کو پیسے دیئے اور ان کو اکھنا کروایا بماری کے لئے کریشن پر یا بد عنوانی پر ہر وقت ہر قوم میں ہر ملک میں لوگ اکٹھے ہوئے ہیں تو یہ ایسا بات نہیں ہے سولہ کروڑ روپے تو صرف بلوجستان کا ہے اسی طرح چناب کا کتنا ہے فشمتو کا کتنا ہے ہناب کا تو اربوں میں ہے یہ تو آبادی پر تقسیم ہو رہا تھا ہمارے بلوجستان کا آبادی کم تھا صرف بلوجستان سے ۲ کروڑ روپے چلے گئے تو ہناب سے لانا دو تین ارب گیا ہو گا سندھ میں دو تین ارب گیا ہو گا تو آپ بتاؤ اس کی مقابل میں ڈاکٹر صاحب بتاریں گے کہ انہوں نے کیا کام کیا ہے اور میں قسم اخاتا ہوں کہ روز روز میں دفتر نیں جا سکتا ہوں جب میں صحیح دفتر جاتا ہوں لوگ کھڑے ہوتے ہیں کہ ہمارا پچھہ ہپتال میں داخل ہے وہ خون مانگ رہا ہے ہمارے پاس خون کے پیسے نہیں تو ہم لازمی طور پر اس کو جواب دیتے ہیں یا اپنے جیب سے تھوڑا بہت کر لیتے ہیں تمام بلوجستان میں جن لوگوں کے پاس پیسے ہیں ان کو تو شاید پہنچ نہیں ہو گا جو غریب ہیں آپ ہپتال جائیں اور اس کے ساتھ ساتھ سو شل و یلیفیر کے ۸۳ ادارے ہیں جس میں غریب پچھے پڑھ رہے تھے ہر ادارے میں بیس یا تیس پچھے پڑھ رہے تھے وہ بھی اس زکوٰۃ کے پیسے سے مل رہے تھے تمام نایبناویں کو پیسے زکوٰۃ سے مل رہے تھے وہ بھی بند ہو گئے جناب وہ چاہتے ہیں کہ یہ زکوٰۃ کا نظام جو ہے وہ پیپلز پارٹی کے ورکروں کے ہاتھ میں آجائے جناب یہ پیپلز پارٹی کے ورکروں کا نہیں ہے پیپلز تو تمام لوگوں کا نام ہے یہ ان کی پارٹی کا پیسے نہیں ہے یہ تو ہمارے زکوٰۃ کے پیسے ہیں یہ ہم سے کٹ رہے ہیں ہر طرح اس کو برداشت کریں گے جناب ان کا مقصد یہ ہے کہ ہمارا پارٹی کا اور جیز تو نہیں ہے زکوٰۃ کا جو پیسہ ہے یہ خربد کرے اگر یہ ملازمین نکال رہا ہے کیا تو پھر سب کو نکال دیے پہلے جتنے ہی Tenvre نہیں اور پورا کر دیا ہے اس کا چودہ سال ہو گیا ہے تو دوسروں کا سولہ اٹھارہ سال ہو گیا ہے تو پھر سارے پاکستان کے ملازمین کو نکال دیں یہ زکوٰۃ کے ملازمین کو بھی نکال دے اور ازسرن ملازمین کو بھرپت کرے یہ کوئی طریقہ ہے کسی ملک میں ایسا ہوا ہے اگر وہ ایک لاکھ چودہ ہزار لوگوں ایک ایک دم پیروز گار کر سکتا ہے تو پھر سب کو جنمون نے گھر بنانے اور پیسے کھائے سب کو نکال لیں ہم یہ سفارش کرتے ہیں اس پر زور دیتے ہیں کہ مرکز زکوٰۃ صوبے کے حوالے کریں اسی طرح جو پہلے تھے اس میں نے کوئی وحاذیلی کر سکتا تھا اور نہ چوری کر سکتا تھا اس لئے کہ

پریم کو رکا جس اس کا چیرین تھا تو کوئی اس نظام کو ادھراً نہیں کر سکتا تھا انہوں نے تمام کو نسل تو زدیے اور پیے With draw وید ڈر اکر دیا یہاں تک کہ گاڑی بھی یہاں لے جانے کا کیا توک تھا کیونکہ وہ پھر ریکارڈ پر نہیں ہوتا تھا ادھران کے پارٹی کے کسی فرد کو دیا ہو گایا کسی سکریٹری صاحب نے لے لیا ہو گا بلوچستان سے اسلام آباد گاڑی مل گوانا یہ سب چیزیں آپ اس چیز سے نوٹ کریں وہاں کس ریکارڈ میں سے کس آدمی کو دیدیا ہو گا کہ بھی آپ لے جاؤ اسی میں میری حمایت کرو یا کسی ورکر کو دیدیا ہے تو میں اس کے ساتھ اس کا حمایت کرتا ہوں اس لئے سب ہاؤس سے اپیل کرتا ہوں کہ اس کو آپ سیریسلی Seriously سب اکٹھے ہو جاؤ چاہے پہلی پارٹی کا ہو چاہے بی این ایم کا ہو چاہے جمیعت کا ہو مولانا صاحب تو زکوٰۃ کے بارے میں سب لوگوں سے بہتر جانتا ہے کہ زکوٰۃ کس کس لوگوں کا حق ہوتا ہے تو سب سے میں یہ اپیل کرتا ہوں کہ اس پر سب ساتھ دیں یہ غریب لوگوں کو نادار لوگوں کو بیچارہ لوگوں کو جس کا کوئی بس نہیں ہوتا ہے ان لوگوں کا ساتھ دے جو ہستالوں میں پھر رہے ہیں ایک سوئی کے لئے محتاج ہے اور روٹی کے لئے محتاج ہے اور خون کے لئے محتاج ہے اس کو خون نہیں مل رہا ہے اس کا پچھہ مر رہا ہے جب اپنا پچھہ آپ دیکھیں گے تو پھر دوسرے کے پیچے کا بھی خیال رکھیں گے سب کو اس پر غور کرنا چاہیے۔ خدا

حافظ

**ڈاکٹر سردار محمد حسین** - جناب اپنے صاحب (پرانٹ آف آرڈر) جناب اپنے کریمیں محک کی اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں لیکن مجھے افسوس ہے اپنے معززوزیر پر جو ذاتیات پر آکر مرکز پر کرپشن کا الزام لگوایا یہ ایک معمولی سے بات نہیں ہے یہ ایک شخص کی بات نہیں ہے کہ وہ اس چیز کو چوری چھپکے سے جا رہے ہیں یہ ایک حکومت کی بات ہے اور وہ بھی مرکزی حکومت کی اگر مرکزی حکومت نے یہ فیصلہ کیا تو اس کو اس چیز کو حق حاصل ہے اگر وہ صوبے سے ایک ایسے اختیارات جو اس کے دائرہ اختیار میں آسکتا ہے اگر وہ اس کو اپنے پاس لے جائے تو میرے خیال میں یہ مرکز کا حق ہے جہاں تک بات ملازمیں کا ہے واقعی اگر ان آدمیوں کو نکلا گیا ہے میں نے پہلے بھی کہا کہ میں ان کی پر زور حمایت کرتا ہوں اور میں نے بلکہ اخباری بیان بھی دیا ہے لیکن میں معززوزیر کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری پارٹی کا کبھی بھی یہ فیصلہ نہیں ہے اور اس کے منشور میں یہ نہیں ہے کہ وہ کسی کے ساتھ ناجائز کرے یا ظلم کرے بلکہ ہماری پارٹی کی یہ کوشش ہے کہ وہ ہیروز

گاری کو ختم کرے صرف فرق یہ ہے کہ معزز رکن کو اس چیز کا علم نہیں ہے اور اس کے لئے وہاں پر ایک جامد پالیسی بنائی جا رہی ہے جب یہ پالیسی بن جائے گی پھر اس کے اثرات کا پتہ چلے گا جو بھی فیصلہ ہو گا مازین کا مجھے یقین ہے اور یہ یقین سے کہتا ہوں کہ ان دوبارہ رکھا جائیگا بلکہ اور بھی مازین رکھے جائیں گے جہاں تک انہوں نے فنڈ کی بات کی کہ فنڈ کو خود برد کیا گیا ہے میرے خیال میں اس کو اس چیز کا علم نہیں ہے فنڈ بلکہ زیادہ ہوتے زیادہ پیاووں کو تینوں کو بلکہ انہوں کو ان کو زیادہ فنڈ لے گا صرف پالیسی کی بات ہے کہ پسلے اور پالیسی تھاب پالیسی چیز ہوئی ہے لہذا میں ان سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ آئندہ وہ ذاتیات پر نہ آئیں جہاں تک اختیارات کی بات ہے مرکز کے اپنے اختیارات ہیں صوبے کے اپنے اختیارات ہیں۔

**میر عبدالنبی جمالی (وزیر) -** جناب اسیکر صاحب اس قرارداد کی میں پر زور حمایت کرتا ہوں اس کے ساتھ ساتھ دو تین چیزوں میرے ذہن میں آئی ہیں کہ میں اس ہاؤس کے توسط سے مرکز کو پہنچانا چاہتا ہوں ہر اس اقدام کے خلاف ہوں جو اس ملک کے خلاف ہو جھٹلے دنوں میں آپ نے پڑھا ہو گا کہ میں نے تحریک کو بھی کندم Condum کیا آج اس بات کو بھی کندم Condum کر رہا ہوں کہ زکوٰۃ مرکز چلانے اگر یہ صوبے کے اختیارات بھی مرکز لیتی جائیگی جو ہمارے پاس تھے جو مرکز نے دیے تھے تو اس سے مرکز میں دکھ ہی پہنچا رہی ہے سکھ نہیں پہنچا رہی ہمارے ذاکر صاحب نے یہ بات کی کہ مزید فیڈریٹیں گے تو یہ ہمارے فنڈ لے جانے کی کیا ضرورت تھی یہاں مزید لے آتے اور اس میں ایڈ Add کرتے بجائے یہاں سے لے جانے کی اب اسی دو تین وزارتیں ہیں کل پھر ہم بھی ذمہ دار کریں کہ جی ہم سے جاتے ہیں ہمیں وزارت دیدو تو کیا یہ مناسب ہے کیا ہم مرکز کے اختیارات میں مداخلت نہیں کر رہے ہیں کیا کل پھر واٹر اینڈ پار کی مشری ہے ایسی دوسری مشریز ہیں جو مرکز کے پاس ہے جو ہم سے پہر نکالتا ہے اور مرکز کے پاس جاتا ہے کیا ہم مرکز سے ذمہ دار کرے کہ آپ کے جو اختیارات ہیں وہ استعمال کر کے ہم سے لے کر جا رہے ہیں تو ہماری جو چیزوں ہیں وہ ہمیں دیں کیا یہ کنفرنٹیشن نہیں ہو گا اس ملک کے لئے یہ اچھائی ہو گی نہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اس ملک کے لئے اچھائی نہیں ہے تو ہماری یہ گزارش ہے کہ مرکز دل بڑا کرے۔ فرانخ ولی سے ہم اپنے صوبوں کو خوش رکھیں اپنے صوبوں سے پیار

کریں اپنے چھوٹے صوبوں کو چھوٹا بھائی سمجھیں۔ اور چھوٹے صوبوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں تو میری گزارش ہے کہ مرکز اس کو اتنی کم نظری سے نہ دیکھیں اوجیسے ہمارے بہت سے دوستوں نے اس پر طویل روشنی ڈالی ہے ہمارے زکوٰۃ فخر سے زیادہ اس پر کوئی روشنی نہیں ڈال سکتا ہے چونکہ وہ وزیر مخلوق ہیں تو یہ ہماری اپنے مرکز سے اپنے ایوان کے توسط سے گزارش ہے کہ چار پانچ سو یہ ملازیں ہیں اور چار پانچ سو وہ ملازیں ہیں اور ہزاروں لاکھوں آدمی اس سے گزارہ کر رہے تھے تو کیا یہ سارے کے سارے بے ایمان ہیں اور بعد میں مرکز سے اس کے لئے ایماندار آدمی آئیں گے اس کو چلانے کے لئے ہم نے ہیں مرکز سے آدمی آئیں گے ہم بھی پاکستانی ہیں ہیں مرکز کا ساتھ دے رہے ہیں اور مرکز جو ہے ہمارا بڑا بھائی ہے ہم اس کے چھوٹے بھائی ہیں ہیں ہم یہ کارہ کر رہے ہیں میں تو الزام کسی پر نہیں لگاتا۔ جیسے اپنے وزیر صاحب نے کہا ہے کہ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے ججوں بیٹھتے ہیں تو اس سے اوپر اور کیا انصاف ہو سکتا ہے عدیہ کے آدمی اس کو چلاتے ہیں تو میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اپوزیشن کے ڈاکٹر صاحب اور ہبپن پارٹی کی گورنمنٹ سے یہ اچیل کرتا ہوں کہ خدا اس ملک کی خاطروں الہام کریں جو اس ملک کی بہتری میں ہو کنفرنٹیشن Confrontation میں نہ ہو کیونکہ کنفرنٹیشن اس ملک کو بد سے بدترین کی طرف لے جا رہا ہے اور دنیا ترقی کی طرف جاری ہے ہم اندر ہی کی طرف جا رہے ہیں لہذا میری آپ سے گزارش ہے اس ہاؤس کے توسط سے ہمارے جو دل کے جذبات ہے اپنے دوستوں کے جذبات مرکز کو پہنچا سکوں میں اس قرارداد کی پر زور حمایت کرتا ہوں۔ پاکستان زندہ باد

**جناب ڈپٹی اسپیکر - جی سردار شنا اللہ صاحب۔**

**سردار شنا اللہ زہری** - میں زیادہ بحث میں نہیں جاؤں گا ہر حال ہمارے مروان نیٰ صاحب نے تفصیل سے اس پر روشنی ڈالی ہے عبداللہی جمالی صاحب نے بھی اس پر روشنی ڈالی اور میں اپنی پارٹی کی طرف سے اس قرارداد کی اس ترمیم کے ساتھ حمایت کرتا ہوں کہ زکوٰۃ کا جو پرانا نظام کو بحال کیا جائے اس میں جو ہمارے ملازیں بر طرف ہوئے ہیں وہ وہ ایڈیجسٹ ہو جائیں

گے اور جو پرانا نظام ہے وہ بہتر نظام تھا جیسا کہ مردان زمیں صاحب نے کہا کہ ہائی کورٹ کا بحث کا بحث اس کا  
چیزیں تھات میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پر اپنے نظام کو دوبارہ بحال کیا جائے وہ ہمارے صوبے بلوچستان  
کے اور مرکز کے سب کے مفاد میں ہے کہ اس نظام کو بحال کیا جائے۔ شکریہ

## جناب ڈپٹی اسپیکر - جی جناب مندو خیل صاحب۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر خزانہ)** - جناب والا میں نواب عبدالرحیم  
شاہو اپنی صاحب کی قرارداد کی اپنی پارٹی کی طرف سے پر زور تائید کرتا ہوں کیونکہ یہ معاملات  
ہوتے ہیں صوبائی خود مختاری کے جب ہم ہر سطح پر یہ کہتے ہیں کہ ہم صوبائی خود مختاری کی تمایز  
کریں گے اور اس کو مزید پروٹیکٹ کریں گے اور کسی طرح بھی مرکز اور صوبائی معاملات میں  
مداخلت نہیں کریں گے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ خود مختاری تو ہم نے نہیں کی ہے بلکہ جو تھی وہ بھی  
ہم سے چلی گئے ہے اس طرح سے جو زکوٰۃ کا ذیپار نہش کھایہ پر نشل گورنمنٹ کے پاس تھا اس  
کے اندر چل رہا تھا کیونکہ اس کی جو کلیکشن Collection تھی وہ بھی ہم سے ہو رہی تھی یہ  
پیکنس کے دائرہ اختیار میں تھی اور بنک فینڈرل گورنمنٹ کے اندر تھے وہ پیسے ادا کر دیتے تھے اس  
طریقے سے یہ نظام چل رہا تھا اس میں وفاقی حکومت کی اس میں مداخلت کی میں پر زور مدت کرتا  
ہوں یہ ہمارے صوبائی خود مختاری میں مداخلت ہے یہ ہمارا صوبائی محلہ ہے اس کے علاوہ میں اور  
کچھ چیزوں پر آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اس کا جام صاحب کو زیادہ پتہ ہو گا پی اینڈ ذی کے وہ نظر  
ہیں آج فینڈرل گورنمنٹ کتابت ہے کہ پی ایچ ای، ایجوکیشن، صحت یہ بھی ہم نہیں چاہتے ہیں کسی  
اور ٹکل میں پیپلز بورڈ کے ذریعے سے ہو یہ بھی اس کے پاس ہو تو پھر صوبے کے پاس رہ کیا گیا ہے؟  
صرف لوگوں کی گالیاں سننے کے لئے ہم لوگ ادھر رہ جاتے ہیں کہ بھائی یہ مرے ہوئے ہیں کہ ان  
کو ہم اٹھا کر کے دفاتر میں جو ہمارے ذیپار نہش ہیں وہ تو سب فینڈرل گورنمنٹ لے جا رہی ہے نہ  
کہ زکوٰۃ۔ زکوٰۃ انہوں نے فیشن لائز کر لی ہے اس کے بعد جو میں نے کہا کہ سیف کے اندر  
پروگرام آتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ پیپلز بورڈ کے ذریعے چلائے جائیں ان کو بھی فینڈر لائیز کیا جا رہا  
ہے یہ کہاں کی حکومت رہ گئی ہے اس سے تو دن یونٹ کئی گنا اچھا تھا کہ اس حد تک صوبے کے

معاملات میں مداخلت کیا جائے صوبے کو محکمہ تعلیم کے پروگرام نہیں کرنے دئے جائیں صوبے کو صحت کا محکمہ نہیں چلانے دیا جائے صوبے کو پانی تقسیم نہ کرنے دی جائے تو پھر صوبے میں رہ کیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ تو پہلے لے گئے ہیں میں مردان زیٰ صاحب کی اس بات کی سونی صد تصدیق کرتا ہوں تائید کرتا ہوں کہ اس کے پیچے جو نیت ہے وہ نیت کی خرابی ہے یہ کوئی حادثہ نہیں ہوا ہے کہ انہوں نے کسی فحکڑی میں آرڈر کر دیئے یہ واپس ہو گئے اگر اتنا بڑا نظام تھا تو محترمہ کا جو نظام تھا۔ ۱۸۸۶ء سے ۱۹۰۴ء تک تو اس وقت انہوں نے اس کو فیڈرال لائیز نہیں کیا اس وقت ان کو سوچ نہیں تھا یہ آج سوچ رہے ہیں یہ صرف اس بنیاد پر آیا ہے کہ ہمارے ان کو پیسے چاہیے تھے ۵۔۳۔۱۶ ارب روپے صوبوں سے اکٹھا کر کے اپنے پولیٹکل مفاد کے لئے لگتا ہے اس طرح سے ان کو استعمال کیا جائے آپ نے پچھلے دنوں فیڈرل فنڈر کا یہ بیان دیکھا ہو گا کہ کسی کے بھائی کو دو کرڑ روپے اس نہ سے دئے ہیں کیا وہ کسی نظام تحت دئے ہیں شاید اس کی نظر میں وہ مستحق ہوں لیکن اس سسٹم کے تحت دیا جاتا ہے آپ کو حمایت حاصل ہو وہ آپ کے مخالف نہ ہوں ان پیسوں کے ذریعے وہ ان کو قتل کر دیں۔ یہ بھی کسی طریقے سے جائز نہیں ہے اس کے علاوہ یہ دیکھنے میں آیا ہے فرنٹیر کی طرف سے یہ الزام آیا ہے کہ جو ہمارے ممبر صاحبان خریدے گئے ہیں وہ بھی ان زکوٰۃ کے پیسوں سے خریدے گئے ہیں اس پر مردان زیٰ صاحب نے زیادہ روشنی ڈالی ہے میں تو اتنا زیادہ روشنی نہیں سکتا ہوں بھر حال میں یہ کہتا ہوں کہ یہ صوبائی نظام ہے صوبے کے تحت چلتا چاہئے اور صوبے ڈال سکتا ہوں پر کیا جا رہا ہے اور کریشن کو مزید تقویت مل رہی ہے اس سے تو یہ واضح ہوتا جا رہا ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ جو ہے وہ اپنی جگہ پر ہے لیکن صوبائی خود مختاری پر ہم کسی طریقے سے آج نہیں آنے دیں گے دوسری بات یہ جو اس کا استعمال کیا جا رہا ہے وہ استعمال بھی سراسری ای بنا یادوں پر کیا جا رہا ہے اور کریشن کو کم نہیں کرنا چاہتی ہے تو وہ تو بس کسی کی سیاسی وفاداریاں خریدو۔ اس کو پیسے دو اور کسی کی ہڑتال ناکام ہنانے کے لئے زکوٰۃ کے پیسوں سے پانچ پانچ ہزار روپے ان کو دو ان کو کرایہ دے دو کہ تم خالی روڈ کے اوپر گھومتے رہو یہ تمام گروندز ہماری نظریوں کے سامنے ہیں اس وجہ سے میں اس قرارداد کی پر زور حمایت کرتا ہوں اور جس طرح سے سردار صاحب نے کہا ہے اور عبدالنبی جمالی صاحب نے کہا ہے مردان زیٰ صاحب نے کہا ہے میں اس بات کو یقینی بنانا چاہتا ہوں کہ ایوان میں اس کے لئے ترمیم لا میں اس کو واپس صوبے کے حوالے کیا جائے

جیسا کہ کھوسو صاحب نے اپنی تقریر میں کہا ہے اس کا ذکر کیا ہے اس کو اپس اس ٹھل میں اس صوبے کے حوالے کیا جائے بہت ٹھکری۔

### جناب ڈپٹی اسپیکر - می سردار محمد اختر مینگل صاحب۔

**سردار محمد اختر مینگل** - جناب اسپیکر میں نواب عبدالرحیم شاہ ولی صاحب کی اس قرار داد کی پر زور حمایت کرتا ہوں اس پر تفصیل سے تو روشنی جناب مردان زئی صاحب نے ڈالی ہے ویسے تو مردان زئی صاحب ہم سے کہتے تھے کہ مجھے تقریر کرنے نہیں آتی۔ آپ بھی ان سے کہتے تھے کہ کچھ بولیں لیکن اب انہوں نے اتنا کچھ بول دیا ہے کہ ہمارے لئے کچھ بچاہی نہیں کہ اس پر مزید بحث کریں اور ان کا تعلق بھی اس مجھے سے ہے اور یہ مثال دی جاتی ہے کہ زمین وہاں کی تھی ہے جہاں پر ٹوگی ہے جی ہاں۔ اس لئے وہاں زمین گرم تھی اس کے لئے وہ تیاری کر کے آئے ہیں تو میں اس قرار داد کی حمایت کرتے ہوئے چند گزارشات بھی گروں گا اکتوبر ان پھوٹے صوبوں کو مرکز کی طرف دو ہی چیزوں میں خیرات کے نام پر فنڈز اور زکوٰۃ اور اگر یہ اختیار آج مرکز کو دے دیں جو خیرات یا زکوٰۃ جو ہم کو دی جاتی ہے اس کے لئے بھی وہ با اختیار ہوں جس طرح چاہیں اس کو وہ استعمال کریں تو پھر یہ نہ جمیوریت رہے گی نہ اس جمیوریت کے دعے داروں کے وہ دعوے رہیں گے جو بھی خنی دات تھی وہ مرکز نے اپنے پاس رکھ دی ہے تو ہمارے پاس کچھ بچے گا نہیں۔ تو میں قرار داد کی حمایت کرتے ہوئے چند اور گزارشات کروں گا کیونکہ اکثر ہم نے سنا ہے اور دیکھا بھی ہے یہ زکوٰۃ کے مجھے میں جو فنڈز تقسیم کئے گئے ہیں جب سے یہ محکمہ شروع ہوا ہے جائز لوگوں کو یہ نہیں ملے ہیں اکثر جو اثر رسوخ والے لوگ ہیں جن کے سرکاری افسران کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں کو کچھ اثر درسوخ ان محکموں میں رکھتے ہیں وہ لے گئے ہیں جمال مستحق ہیں، بیوائیں ہیں، بیتیم ہیں ان کو چالیس قیصد بھی زکوٰۃ نہیں ملے ہے اور جو ۳۰۶ ملازیں ہیں ان کی بحالی کے لئے ہم اس قرار داد کی پر زور حمایت کرتے ہیں۔ ان سے بھی ہم یہ درخواست کریں گے کہ یہ جو فنڈز دیجئے جاتے ہیں جو زکوٰۃ دی جاتی ہے وہ کم سے کم ان مستحقین میں صحیح تقسیم کریں۔ میں پھر اس قرار کی پر زور حمایت کرتا ہوں۔

THANK YOU SIR

**حاجی محمد شاہ مردان زلی (وزیر) ۳۱** - اس کے لئے مستحق افراد کا بینک میں جیسے میں نے کہا اکاؤنٹ کھولا جاتا ہے۔ چیف سائریٹری یا کوئی اور بھی سفارش یا مداخلت نہیں کر سکتے۔ زکوٰۃ نظام کے تحت وہاں سے پسلے اتحاقاً رپورٹ بنتی تھی متعلقہ کلی اور دو سال کمپنی سے معلوم کیا جاتا اور بعد میں مستحق لوگوں اور یوہہ عورتوں کے نامے میں بلک اور اسٹیمپ بھیجتے اسے بعد ایکشن ہوتا تھا تین سال کے بعد پھر جو چہ ماہ کے بعد مستحق لوگوں کو چیک بھیجا جاتا تھا۔ لیکن اب تو نظام ہی تبدیل ہو چکا ہے پہلی مرتبہ ہم نے بلوچستان میں یہ کیا تھا کہ اکاؤنٹ کھلتا ہا بینک پہنچت کرتا تھا تو یہ کس طرح خود برد نہیں ہو سکتا تھا۔ دراصل یہ جلد مسلم لیگ اور پہنچپارٹی کا تھا لیکن ہمارا اس سے کیا تعلق ہے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے جا ہے پہنچپارٹی ہو چکا ہے مسلم لیگ ہو اگر وہ اس طرح نظام لائیں گے ہم اسے کے خلاف ہو گئے۔ آپ تائیں اگر اسلام آباد سے کوئی سکریٹری آئے گا تو اس کوئی پتہ نہیں ہو گا کہ تربت کے کیا حالات ہیں وہاں کون غریب ہے کون مستحق ہے کون یوہ ہے تربت کے بارے میں تربت کے لوگوں کوئی معلوم ہو گا جناب اپسیکر۔ دو کروڑ زکوٰۃ بھی آپ کس کو نہیں دے سکتے اگر دو کروڑ کسی کو دیدیے وہ تو غنی ہو جائیگا آپ کو اسلامی نظام کا پتہ نہیں ہے میں آپ کو نہیں تھا ہوں اسلامی طریقے کا کہ زکوٰۃ کا مستحق کون ہوتا ہے زکوٰۃ کا مستحق وہ ہوتا ہے جس کے پاس کھانے کے لئے روٹی نہیں ہوتی اس کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہ ہو۔ اگر اس کو آپ نے دو کروڑ دیدیے وہ تو پھر جعفر مندو خیل سے بھی آگے چلا جائیگا آگے چلا جائے گا اس سے بھی ہم تو غریب ہیں میرے پاس۔ (مداخلت)

**ڈاکٹر سردار محمد حسین** - جناب اپسیکر میں نے اپنی تقریر میں وضاحت کی تھی کہ زکوٰۃ ختم نہیں ہوئی بلکہ صرف ستم چینچ ہوا ہے لیکن محمد شاہ مردان زلی صاحب نے ہمارا یہی دہرا رہے ہیں بہر حال یہ ان کی اپنی بات ہے۔ دو گاڑیوں کی بات تھی انہوں نے ہمارا کہیں اب ظاہر ہے۔ وفاقی حکومت کو زکوٰۃ کا چارج ملا ہے۔ اگر دو چار گاڑیاں وہ لے جائے تو کوئی بات نہیں یہ کسی کی ذاتی بات نہیں ہے۔ یہ بات نہ چھپی ہے نہ کوئی اسے پہاڑتا ہے۔ اگر مرکز نے گاڑی لے لی ہے تو اس نے اپنی ذات کے لئے نہیں لی ہے گاڑی اپنی ذات کے لئے نہیں لی جا رہی ہے وہ گاڑی لے جاستا ہے یہ گاڑی کا لے جانا وغیرہ وغیرہ یہ سب سنی سنائی بات ہے۔ مردان زلی صاحب کا یہ الزام

لگانا یعنی ہو کر وڑوالی بات تو یہ محض سنی بات ہے افواہ ہے میرے خیال میں اس قسم کا کوئی مسئلہ نہیں ہے لہذا وہ افواہوں ہر کان نہ دھریں۔

**حاجی محمد شاہ مردان زئی (وزیر) -** یہ کوئی افواہ یا کوئی سنی سنائی بات نہیں ہے بلکہ حقیقت ہے یہ اخبار میں بھی آیا تھا (مداخلہ) اس کو چیک دیا ایک چیز ہوئی تھی (مداخلہ)

**جناب ڈپٹی اسپیکر -** مردان زئی صاحب آپ تشریف رکھیں۔ آپ نے پہلے بھی کافی بولا ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر -** اب سوال یہ ہے کہ یہ قرارداد منظور کی جائے؟  
(قرارداد منظور کی گئی)

**جناب ڈپٹی اسپیکر -** سردار محمد اختر مینگل صاحب اپنی تردداد نمبر آکیاون ایوان میں پیش کریں۔

**سردار محمد اختر مینگل -** جناب اسپیکر! اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت وفاقی حکومت سے فوری طور پر رجوع کرے کہ وہ ملک میں مردم شماری کے آغاز کو موخر کرے تاوقتیکہ اس ملک سے افغان مهاجرین و دیگر غیر ملکی باشندوں کا باعزت طریقے سے انخلاع نہ ہو جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر -** قرارداد یہ ہے کہ اس ایوان کی کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت وفاقی حکومت سے فوری طور پر رجوع کرے کہ وہ ملک میں مردم شماری کے آغاز کو موخر کرے تاوقتیکہ اس ملک سے افغان مهاجرین و دیگر غیر ملکی باشندوں کا باعزت طریقے سے انخلاع نہ ہو جائے۔

**حاجی محمد شاہ مردانی (وزیر) -** جناب اسیکر صاحب۔ یہ قرارداد ابھی آئی ہے یہ کل کی کارروائی میں نہیں تھی اس کے لئے ان کو تین دن کا نوٹس دینا چاہیے تین دن کا رہنا پڑتا ہے ابھی یہاں کون سے ایسی ایم جسی آگئی ہے یا پھر کوئی زکوہ کا مسئلہ آگیا ہے یا کیا ہو گیا ہے؟

**جناب ڈپٹی اسپیکر -** مردان زی صاحب۔ آپ تشریف رکھتے چونکہ یہ قرارداد فوری اہمیت کی حامل ہے میں نے قواعد و انصباط کار کے قاعدہ نمبر ۲۲۶ کے تحت اس کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ چونکہ موزرخہ ستہ اکتوبر کو اسلامی کا اجلاس ختم ہو رہا ہے۔ اس کے پیش نظر میں نے یہ قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی ہے۔

**ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) -** جناب اسیکر۔ یہ تحریک التواء کے لئے ہے۔ اور یہ تو قرارداد ہے آپ مہماں کریں بہ طور اسیکر آپ انصاف کے ساتھ عمل کریں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ دن سائیڈ One Sided ہو گے۔ اس طرح نہیں ہوتا قرارداد تو سفارش ہوتی ہے مرکزی حکومت کی طرف۔ اس طرح غلط۔ مجھے یہ کہنا تو نہیں چاہیے یہ قرارداد آج شام کو آئی ہے جو اس میں آیا ہے وہ تحریک التواء ہو سکتی ہے۔ آپ اس کو قرارداد کیسے کہتے ہیں؟  
(داخلتیں) (جناب ڈپٹی اسیکر صاحب نے قرارداد پر ہدانا شروع کی) (مدخلت)

**مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر) -** جناب اسیکر۔ چونکہ ہم نے اس کی تیاری نہیں کی ہے اور ہماری پارٹی مینگ بھی اس مسئلے میں نہیں ہوئی ہے پالیسی کے بارے میں اور نہ ہی ہم نے باہمی مشورہ کیا ہے۔ جناب اسیکر۔ آپ اس طرح بلڈوزنڈ کریں۔

**ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) -** جناب اسیکر۔ اگر اس طرح آپ کی روٹنگ رہی تو ہم کو اس پر واک آؤٹ کرنا پڑے گا اس پر ہم ملکوں کو ہو جاتے ہیں۔

**مسٹر عبد الحمید خان اچھنی (وزیر) -** جناب اسیکر۔ روڑ کے صفحہ چون پر رول نمبر ایک سو تین قرارداد کا نوٹس اس میں واضح لکھا گیا ہے۔ ”اگر کوئی غیر سرکاری رکن قرارداد پیش کرنے کا خواہ شد ہو تو وہ ایسا کرنے کے لئے اپنے ارادے کے بارے میں مکمل سات دن کا نوٹس دیتا۔“ لذا اب یہ قرارداد چونکہ کل لائی گئی ہے اس کو آج پیش کرنا سراہ سرا اسلامی کے قواعد و ضوابط کے خلاف ہے اس کی قرارداد ایڈیٹ ہو سکتی ہے اور نہ ہی اس پر بحث ہو سکتی ہے یا پاس کی

جاسکتی ہے قواعد و ضوابط میں کہاں ایسے پروویژن ہے ایسے کوئی پروویژن Provision نہیں ہے کہ ابھی اس کو آپ امکسپٹ Accept کریں بحث کے لئے اس کو پیش کرنے کے لئے سات دن کا نوٹس چاہیے۔

**میر ظہور حسین خان کھوسہ** - جناب اسپیکر۔ چونکہ ۲۳ اکتوبر کو سینسیس ہو رہی ہے اور یہ اجلاس اس دوران سات دن تک جاری نہیں رہیگا۔ ہم اس پر بحث نہیں کر سکیں گے۔ اور یہ فوری اہمیت کا حال مسئلہ ہے۔ لہذا اس کو منظور کیا جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** - اسمبلی کارروائی کے سلسلہ میں روں نمبر دو سو چھبوس میں پڑھتا ہوں۔ "اسمبلی اور اس کی مجلس کی کارروائی کے سلسلے میں کوئی اپنا مسئلہ پیدا ہو جائے جس کے متعلق قواعد ہدایت میں کوئی اہتمام موجود نہ ہو تو اس کا فیصلہ اسپیکر کریگا اور اس کا فیصلہ حقی ہو گا۔" تاہم قرارداد نمبر اکیاون کے بارے میں جیسے معزز مجرم صاحبان سے بات سے بات اٹھی ہے اس کے ہم ان کی رائے لے لیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ آیا یہ قرارداد نمبر اکیاون آج زیر بحث لائی جائے؟ سکریٹری اسمبلی رائے شمار کریں۔ (مداخلتیں) (حق میں اور خلاف معزز اراکین کے بولنے کے دوران ہاں اور نہیں کی ملی جلی آوازیں) (مداخلت)

**ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر)** - جناب اسپیکر یہ قانون کے خلاف ہے یہ تو آپ ڈنڈا ماری کر رہے ہیں (ہاں اور نہیں کی ملی جلی آوازیں)

**جناب ڈپٹی اسپیکر** - اب جو معزز اراکین اس کے حق میں ہیں وہ پلیز اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو جائیں۔

(ڈاکٹر کلیم اللہ خان اور مسٹر عبد الحمید خان اچزنی) (وزراء) -  
جناب اسپیکر۔ یہ قانون کی خلاف درزی ہے آپ ڈنڈا استعمال کر رہے ہیں۔ ہمیں افسوس ہے آپ روزانہ اس طرح غلط کام کرتے ہیں ایسے طریقہ سے یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** - جو اراکین اس کے حق میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔ (یکریٹری اسمبلی نہیں) (دس اراکین کھڑے ہوئے)

**میر عبدالنبی جمالی (وزیر) -** جناب اپنے کر کے مگر ارش سنیں میں مگر ارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ خوش اسلوبی سے حل ہو جائے میری عرض ہے کہ سنیسیس دس پندرہ دن تک روک دی جائے اس پر ایک کمیٹی بینہ کر کوئی لائج عمل اچھا ساتیار کرے اس میں ہم سے بھائی مل بینہ کر لائج عمل ایسا تیار کریں جس سے ناجائز لوگوں کا اندر راجح نہ ہو یہ ضروری نہیں کہ سنیسیس یہاں تھیں اکتوبر سے ہی شروع ہوا اس کو ہمارے صوبہ میں ڈیلے Delay کر کے اور بینہ کر بعد میں کوئی طریقہ کاراپنا کیں۔ (داخلت)

**مشتری عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) -** جناب اپنے کر کے میرے خیال میں کسی حد تک معقول نہیں ہے سوال یہ ہے کہ بلوچستان سے زیادہ مهاجر تو سرحد صوبہ میں ہیں وہاں یہ مسئلہ کیوں کھڑا نہیں ہوتا لیکن افسوس کہ بلوچستان میں یہاں بعض لوگوں کا یہ شیوه رہا ہے کہ وہ سیاسی طور پر لوگوں کے درمیان یہاں تعصب اور نفرت پھیلائیں۔ وہ یہاں نفرت و تعصب کی نفعاء کو ہوادے رہے ہیں۔ اور یہ قرارداد اس مقصد کے لئے لائی گئی ہے۔ یہاں سے زیادہ مهاجر تو صوبہ سرحد میں پشاور میں رہتے ہیں وہ یہ سوال کیوں نہیں اٹھاتے؟ وہاں یہ سوال کیوں اٹھا ہے؟ یہ توفیڈرل گورنمنٹ کا نیصلہ ہے کہ وہ کیا کرتی ہے اور کیا نہیں کرتی۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر -** چونکہ وس حمایت میں ہیں۔

**حاجی محمد شاہ مردان زئی (وزیر) -** جناب اپنے کر کے اس جانب مبندوں کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ قرارداد فوری اہمیت کی حامل ہوتی تھی تو پھر اسے پہلے دن کیوں پیش نہیں کیا گیا۔ یہ آج کیسے پیش ہوگی۔ سنیسیس تو آج شروع نہیں ہوئے آپ اسے پڑھیں اسے دیکھ لیں وہ کیا بات کر رہے ہیں کیا یہ مهاجر آج آگئے اور سنیسیس آج شروع ہو گئے ہیں یہ تو ۳ میں پہلے تھے جناب اپنے کر کے اجلas شروع ہوئے تھے۔ اگر یہ قرارداد فوری اہمیت کی حامل ہوتی تھی تو اسی دن پیش کرتے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر -** محکم اگر اپنی قرارداد کے بارے میں بولنا چاہیں۔

**سردار محمد اختر مینگل -** جناب اپنے کر کے اجلas شروع ہوئے تھے۔

مختلف ذہن کے لوگ اور مختلف سوچ کے لوگ اس کو اپنے ذہنی حوالے سے اسے دیکھیں اور اپنی ذہنی حوالے سے اس کی تشریح کریں حالانکہ ایسا کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ جہاں تک صوبہ سرحد کا تعلق ہے تو میرے خیال میں واضح طور پر میں نے کہا ہے کہ تمام ملک میں نہ کہ صرف بلوچستان میں میرے خیال میں ملک کا الفاظ ان لوگوں کی نظر میں نہیں آتا جو صرف اپنے ارد گرد بیٹھے ہوئے ماحول کو دیکھتے ہیں۔ جناب اسٹیکر! میں نے جس حوالے سے یہ قرارداد پیش کی ہے۔ مرکزی حکومت کی طرف سے مردم شماری کا ایک اعلان کیا گیا ہے۔ ۱۸ تاریخ سے ۲۰ تاریخ تک خانہ شماری ہے اور آگے مردم شماری کی جائے گی ظاہر ہے کہ ہر ملک کی اقتصادی اور معاشری علاالت کو بہترین نے کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے۔ اس ملک کی آبادی جانتا ضروری ہوتی ہے۔ ۱۹۸۱ء کے بعد بد قسمی اس کو کہیں یا جو کچھ اس کو نام دیا جائے اس ملک میں مردم شماری نہیں کی گئی ہے۔ وجہات اگر ہر کسی کی رہی ہے اسے پوسٹپون Postpone کرنے کے لئے یا ملتوی کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ انھوں نے اس کا جواز پیش کیا ہے۔ پچھلی مرتبہ مردم شماری کا اعلان ہوا تھا اس وجہ سے مردم شماری روک دی گئی تھی کہ پنجاب میں سیالاب آرہا ہے۔ اسکو لوں کے امتحانات ہو رہے ہیں۔ اس وجہ سے مردم شماری نہیں کی جاسکتی ملک میں جزل ایکشن ہو رہے ہیں اس وجہ سے مردم شماری نہیں ہو سکتی یہاں تک کہ ۱۹۹۱ء میں جب مردم شماری کا اعلان کیا گیا تھا اور خانہ شماری کس حد تک بھی کی گئی تھی۔ تمام صوبوں میں خانہ شماری کی گئی تھی۔ خانہ شماری کو اس وجہ سے ملتوی کر دیا گئی۔ اگر از سرنو خانہ شماری کی جاتی تو کیا ہم جو جواز رکھتے ہیں یا ثبوت رکھتے ہیں یا ہم جو مواد رکھتے ہیں کیا اس کی بنیاد پر مردم شماری پوسٹپون Postpone نہیں کی جاسکتی۔ ہم نے کس قوم کے خلاف ہیں اور ہم نہ کسی ذات کے خلاف ہیں نہ ہی ہم کسی نسل کے خلاف ہیں۔ مرکزی حکومت تو دعویٰ کرتی ہے کہ مردم شماری میں کسی غیر ملکی کا اندر اج نہیں کیا جائے گا۔ ایک طرف سے تو یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اس ملک میں موجود کہیں کے بھی مهاجرین ہوں چاہے ان کا تعلق افغانستان سے ہو۔ عراق سے ہو۔ ایران سے ہو یا انڈیا سے آئے ہوئے ہوں تمام مهاجرین کو ان کے اپنے ملک میں بھیجا جائے گا۔ دوسری جانب مردم شماری کا ایک اعلان کیا جاتا ہے۔ تو جناب اسٹیکر! مرکزی نہ صرف کوئی پالیسی ہے۔ ہر مرکزی حکومت جب بھی آئی ہے۔ وہ دوسری پالیسی

اُغْتِيَار کرتی رہی ہے۔ ایک طرف تو کہتے ہیں کہ ہم مهاجروں کو شمار نہیں کریں گے۔ دوسری طرف جب منسیسوں کا اعلان کیا جاتا ہے ان کو قانونی طور پر یہ حیثیت دی جاتی ہے کہ اس ملک کے شری بن جائیں۔ ان کو قانونی طور پر یہ اہمیت دی جاتی ہے کہ ان کو کوئی مردم شماری سے نہ روکے۔ جب وہ ایک بار مردم شماری میں شامل ہو گئے۔ دنیا کا کوئی بھی قانون انھیں شناختی کا رُڈ لینے سے روک سکتا ہے نہ ان کو پاسپورٹ حاصل کرنے سے روک سکتا ہے۔ اور نہ ہی ان دوڑشوں میں ناموں کا اندرج کرنے سے روک سکتا ہے۔ جناب اُسٹریک! ویسے تو اکثر مرکز کی طرف سے اور صوبائی حکومتوں کی طرف سے وعدے تو کیے جاتے ہیں کہ ان کا شمارنہ تو دوڑشوں میں ہوتا ہے اور نہ ان کا شمار مردم شماری میں ہو گا۔ اور نہ ہی ان کو شناختی کا رُڈ جاری کئے جاتے ہیں۔ جناب اُسٹریک! کچھ ڈاکومنٹس ہیں۔ جو میں آج اس ایوان میں پیش کرنا چاہوں گا۔ خاص کر آج کل جو ہم اس مردم شماری کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ اسے پوسٹپون Postpone کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ بلوچستان کی اسمبلی اور بلوچستان کے صوبے سے تعلق رکھتے ہوئے کچھ چیزیں ایسی ہیں جنھیں ہم محسوس کرتے ہیں اور جن کا ہمیں خدشہ ہے اور دیکھتے چلے آرہے ہیں۔ شاید دیگر بھی کچھ غیر ملکی ہوں۔ مگر زیادہ تر یہاں پر میجرانی افغان مهاجرین کی ہے آپ چاہے انھیں کہیں کہ وہ غیر قانونی طور پر یا مہمان کی حیثیت سے اس ملک میں داخل ہوئے۔ اکثر کہا جاتا ہے کہ ان کا نام نہ مردم شماری میں شامل کیے جائیں گے اور نہ ہی شناختی کا رُڈ۔ جناب اُسٹریک! ایک افغان مهاجر ہیں ان کا نام ہے امان اللہ ۱۹۸۱ء میں افغانستان قندھار سے ہجرت کر کے کوئی پاکستان آئے ہیں۔ وہ سابق چیرین قندھار ہیں۔ ان کے بیٹے ہیں عبید اللہ اور محمد علی انھیں شناختی کا رُڈ جاری کئے گئے ہیں۔ فیملی کورٹ میں ان کا اپنا بیان ہے۔ ایٹھنٹ Statement ہے ہمارا تعلق افغانستان سے اور فلاں علاقے سے اور ہلاں کے چیرین رہ چکے ہیں۔ اس کے علاوہ افغانستان کو نسلیمٹ میں ایک ڈاکومنٹ ہے اس میں اس بات کی تصدیق کی گئی ہے کہ یہ افغان ہیں۔ مگر اس کے باوجود شناختی کا رُڈ کی کاپیاں ہمارے پاس ہیں جو انھیں جاری کیے گئے ہیں۔ لوکل سرٹیکیٹ انھیں جاری کئے گئے ہیں۔ ڈرامیوگ لائننس انھیں جاری کیے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ جناب اُسٹریک! ایکسپورٹ پر موشن بیور Export Promotion Bureau میں وہ ممبر ہیں۔ جائیدادیں انہوں نے خریدی ہیں۔ میں ریکارڈ کے طور پر اسے میں ایوان میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جائیدادیں جو

انہوں نے اس صوبے میں خریدی ہیں وہ ریکارڈ ہیں ان کے پچھے تغیرتو اسکوں اور سائنس کالج میں  
ان کا ائیڈ میشن ہے۔ ان کے ائیڈ میشن کے کاغذات ہمارے پاس موجود ہے۔ پھر بھی مرکزی حکومت  
ہمیں یہ کہہ کر بدلانے کی کوشش کرے ان منسماں میں ان کاشمار نہیں ہو گا۔ یہ ان ہی جھوٹوں  
کی ایک کڑی ہے جو ہر دور میں اس قوم کے ساتھ اور بلوچستان کے لوگوں کے ساتھ بولے گئے ہیں  
— توجہ تک افغان مهاجرین یاد گیر مهاجرین کا انخلائیں ہو جاتا وہ اپنے ملکوں میں نہیں چلے جاتے  
تو میرے خیال میں اس ملک میں مردم شماری یا سنسنگ کرنا جس کا اٹھارہ تاریخ کا اعلان ہو چکا ہے۔  
وہ بالکل ناجائز ہو گا اس کو بالکل کوئی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہو گا۔ مرکزی حکومت نے اس  
سلسلے میں کچھ فیصلے بھی ہم سے کئے ہیں ان کاشناخت کیسے کی جائے وزیر داخلہ کے ساتھ ہمارے بی  
ایں ایم کے ارکان اور ڈاکٹر عبدالمحیی جے یو آئی کی طرف سے ان کے ایم این اے جناب عبدالغفور  
حیدری صاحب اور ہمپلز پارٹی کے ان کے صوبائی صدر ہیں فتح محمد صنی صاحب مل کر انہوں نے  
ایک میٹنگ کی تھی کہ ان کی شناخت کیے کی جائے وزیر داخلہ نے سینے کے ایک اجلاس میں ڈاکٹر  
عبدالمحیی کے ایک نکتہ اعتراض پر بھی کما تھا کہ ۱۹۸۱ء کے بعد کے تمام شناختی کارڈ کیسٹل کر کے ان  
کی از سر نو شناختی کارڈ جاری کئے جائیں گے۔ جس کی پالیسی بہت سخت ہو گی کیونکہ پھر ایسا نہ ہو کہ  
کیسی غیر ملکی یا افغان مهاجروں کو دوبارہ شناختی کارڈ نہ اشہر جائیں وہ اعلان انہوں نے سینٹ میں  
کیا اب جب وہ مردم شماری کا اعلان کرتے ہیں تو اس سے تو یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ ان کو ایک قانون  
حیثیت دی جا رہے کہ وہ اس ملک کے شہری بنیں۔ مہمان کی حیثیت سے وہ دوبارہ سال کے قریب  
رہے ہیں ہم نے مہمان کے طور پر ان پر کوئی اعتراض نہیں کیا ہے۔ مالک کے طور پر ہم بروڈا شست  
نہیں کر سکتے ہیں اس صوبے کے مالک کے مالک یہاں کے عوام ہیں اور بلوچستانی ہیں تو جناب اپنے  
! یہ قرارداد اس لئے پیش کی گئی تھی وہاں سے اعتراض ہو رہے ہیں اس کو لسانی طور پر یا نفرت کی  
سیاست کرنے کے لئے نفرت کی سیاست وہ کرتے ہیں جنہوں نفرت کی بنیاد پر ووٹ حاصل کئے ہیں  
ہیں نفرت کی سیاست ان کے وجود میں ہے ان کے ہر قطربے میں نفرت کی سیاست ہے ہم نے تمام  
لوگوں کو بلوچستانی سمجھا ہے ہم نے آج تک یہ نہیں کہا کہ چاہے پشتون بھائی ہوں ہزارہ ہوں یہاں  
کے سیٹلوں ہوں بلوچ ہوں سب بلوچ ہیں کہر ہیں ہم نے آج تک کسی کو دھکا دے کر یہ نہیں کہ کہ

آپ ہمارے بھائی نہیں ہیں یہ نفرت وہاں سے پھیلائی گئی ہے جو آج ہم پر نفرت کا الزام لگا رہے ہیں تو آج پھر آخر میں اس ایوان میں موجود ان مجرمان سے یہی گزارش کروں گا کہ یہ نہ صرف افغان صاف گیرین کا بلوچستان میں شمار ہونام میرا ذاتی معاملہ ہے بلکہ تھان کا مسئلہ ہے اگر ہم سب کو بلوچستانی بن کر رہتا ہیں ہاں اگر ہم یہ سوچ رکھتے ہیں کہ اگلے انتخاب کے بعد یہاں کا وزیر اعلیٰ حکومت یار بربالی کو بنانا ہے تو پھر ان کو شمار کریں تو شاید اس سے وہ جو مراعات حاصل کرنا چاہتے ہیں پارڈر کے ذریعے کچھ گولہ بارود۔ کچھ بندوقیں شاید وہ ان کو مل جائیں مگر وہ گولہ بارود ان کے کسی کام نہیں آئے گا جب بندوق کے پیچے کندھا نہ ہو تو میرے خیال میں ہوا میں بندوقیں چلانا مناسب نہیں ہو گا۔ آخر میں تمام مجرمان سے چاہے اس کا کسی پارٹی سے تعلق ہو اس قرار داد کی حمایت کی توقع رکھتا ہوں کہ اس کی حمایت کریں گے۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر - ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔**

**ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) -** جناب اسپیکر پہلے تو مجھے افسوس ہے کہ بلکہ اس قرار داد میں ہمیں واک آؤٹ کرنی چاہئے جیسا کہ ہمارے ساتھی نہ کیا ہے اکثریت نے کیا ہے لیکن کچھ باتیں جو میں سن رہا ہوں جس طرح کہ مجھے امید تھی یہ باتیں ہوں گی ان باتوں کے لئے میں رک گیا ہوں اور ہر شرمنا پڑا اور مجھے بت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آخر میں سردار صاحب نے جو باتیں کی ہیں ان کے لئے وہ خدا پنے گریاں میں دیکھیں کہ نفرت کی سیاست کون کہا ہے اسیلیں تھک کون گیا ہے فلاں فلاں وہ تو عوام پر کہ سکتے ہیں بہر حال میں کس پر زیادہ نہیں بولنا چاہتا ہوں کیونکہ عوام منصف ہیں دوسری بات سنسنڈ جو ایک ملک اور قوم کے لئے بت ضروری ہوتی ہے اس کی ترقی اس کے منصوبے تمام سنسنڈ پر انحصار کرتے ہیں اور یہ سنسنڈ بار بار ملتی ہوتی ہے رہی ہے۔ ۱۹۶۲ء میں ۱۹۶۴ء میں ملتی ہوتی ہے کبھی کیا بہانہ کبھی کیا بہانہ اور یہ بہانے کون بناتے ہیں جنہوں نے ۱۹۷۲ء کی مردم شماری میں باقی قوموں کو پیچے کیا ہوا ہے چاہے وہ کراچی میں ہو چاہے وہ سندھ میں ہوں چاہے وہ بلوچستان میں ہوں وہ کبھی بھی سنسنڈ نہیں چاہیں گے کیونکہ انہوں نے ۱۹۷۲ء میں بد قسمی سے ہمارے نمائندے مولانا صاحبان تھے جو نہ الف جانتے ہیں نہ ب جانتے ہیں سنسنڈ میں پیشیں ہمارے علاقوں میں سے ایک لاکھ افراد کا نئے گئے کہ یہ پاوندے ہیں

اور جبکہ ہمارے دوسرے طرف میں ذیرہ بھی میں ڈاکٹر تھا اور جناب آپ اس وقت بچے تھے وہاں ایک مردم شماری میں مری بگشی کا شمار ہم کبھی ۶۰ ہزار کبھی ۵۵ ہزار گنتے تھے اور دوسری مردم شماری میں وہ ایک لاکھ تھیں ہزار فلائن فلائن بسراحت۔ مگر ان ذیرہ لاکھ سے سوا چار لاکھ۔ فلات ذیرہ لاکھ سے ساڑھے تین لاکھ ہم نے کوئی اعتراض نہیں کیا کیونکہ ہمارے نمائندے اس طرح کے نمائندے تھے دوسری طرف ابھی نمائندے تھے کہری سے نکلے ہوئے تھے ابھی لوگ تھے اور ہمیں آج یہ دیکھنا پڑا۔ جس دن کہ آج اس ایوان میں ۲۳ کی سیٹوں میں سے صرف ہم بارہ کے مالک ہوئے ہیں جو کہ سراسر ایک نافصلی اور میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر یہی انصاف رہانے جب تک ہمیں اپنا قوی تشخض اور ہمارے حقوق کا تعین نہیں ہوتا ہے اس وقت تک اس صوبے میں اس ملک میں ایک منٹ رہیں گے اور اگر ہمارے حقوق کا تعین اور تشخض ہو جائے تو ہم سب دنیا کے ساتھ بھائیوں کی طرح رہنے کے لئے تیار ہیں ہر ایک ساتھنے کے محروم انسان کی طرح نہیں۔ دوسری بات یہ کہ جتنی بھی بات ہو آخر برات صرف ایک نکتے پر آجائی ہے کہ ہمارے بھائی ڈرتے ہیں کہ ۲۷ء میں جوزیادتی ہوئی وہ BALANCE نہ ہو جائے وہ کبھی نہیں ہوگی اور اس کا سلسلہ ہو نہیں سکتا ہے افغان مهاجرین کوں لائے اس کو کس نے مدعا کیا افغانستان میں خون کی ہولی کھیلنے کے لئے ان کو کون اس ملک میں لے آیا۔ پیسے دے کر کون لایا ہم ان کس مجہد کتے تھے ہم اس کو کتے تھے کہ لٹو کافروں سے اور آج جب ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ہیں ہیروئن فروش بھی وہ ہیں ڈاکو بھی وہ ہیں کلاشکوف بھی وہ ہیں فلائن بھی وہ۔ اب ان غربیوں کو وہ اس آگ اور خون کی ہولی میں دھکیلنا چاہتے ہیں کہ جاؤ جو پندرہ ہیں لاکھ گاجر مولی کی طرح کٹ گئے ہیں جو پندرہ ہیں لاکھ بچے ہیں وہ بھی گاجر مولی کی طرح کٹ جائیں ہم نے بار بار کہا ہے کہ ہم ان کو کسی قیمت پر نہیں جانے دیں گے ہاں کیپوں میں محدود ہیں اور ہم ان کو کسی قیمت پر اس آگے اور خون کی ہولی میں انسانوں کو دھکیل دو جہاں تک یہ بات ہے کہ وہ محدود کیپوں میں رہیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے یہ ہر ملک کا قانون ہے اس کو محدود کرے مرکزی گورنمنٹ کی بات ہے کہ ان کو رکھنے رکھنے۔ جمال یہ لوگ کوئی سے آئے ہیں۔ ٹوٹل افغان مهاجرین اس وقت ساڑھے پانچ لاکھ تھے یا چھ لاکھ تھے اس وقت جب تھے جب نجیب کی حکومت چلی گئے تو ان میں سے ۲۔ ۳ بیانیں چلے گئے آپ سرخاب کے کیپوں کو دیکھیں آپ سرانان کے کیپوں کو دیکھیں وہاں

سے سارے لوگ چلے گئے ہیں سارے گھنٹوں رات ہیں ان کو ایک کارڈ پر پانچ پانچ ہزار تین تین ہزار دیا جاتا تھا کارڈ پیش کر کے وہ چلے گئے بعد میں ماحول خراب ہو گیا اس میں سے پانچ دس ہزار بھی واپس نہیں آئے ہوئے۔ آپ بلوچستان کے تمام یکپر دیکھیں وہاں پر یکمپ ہیں کیونکہ شریں ان کو کون زمین دلتا ہے شریں ان کو کون مکان دلتا ہے اب بھی وہاں ہیں مزدوری کرتے ہیں تو یکمپ سے آتے ہیں ریڑھی چلاتے ہیں تو یکمپ سے آتے ہیں واپس جاتے ہیں۔ کیونکہ شریں ان کے لئے زمین لینا بازاروں میں آباد ہوتا ان کے لئے ناممکن ہے۔ لہذا بھی تک وہ اپنے کمپوں میں ہیں اگر کسی نے کارڈ بھی بنایا ہے میں تو کہتا ہوں کہ بلوچستان کے اس سائیڈ پر کارڈ بنانا بہت آسان ہے جنوبی پشتوں خواہ میں کارڈ بنانا ناممکن ہے ایک آدمی کے لئے کارڈ بنانا ایک ہزار چیزوں سے گزرنا پڑتا ہے کیونکہ مرکزی گورنمنٹ مختلف اداروں نے مختلف پابندیاں ان پر لگائی ہے میں تو کہتا ہوں کہ کارڈ بنانا کارندارو۔ ہم اپنے کارڈ نہیں بناسکتے ہیں۔ اور اس سائیڈ پر کارڈ بنانا بہت آسان ہے فرض کریں اگر انہوں نے کارڈ بنالیا ان کو کمپوں تک محدود رکھیں ان کو گنتی میں نہ لائیں اور اگر کسی کا یہ خیال ہے کہ وہ لوگ کوئی میں کارڈوں کے ساتھ لاکھوں کے حساب سے ہیں۔ میں ایمانداری سے کہتا ہوں یہ بات غلط ہے ہم لوگوں کو ایک قسم کا خوف ہو گیا ہے۔ ہم ہر اس آدمی کو مہاجر سمجھتے ہیں جو ہمارے قبائلی ایریا Area سے روزگار نہ ملنے کی وجہ سے مانگریث ہو کر آیا ہو۔ دیکی علاقوں سے شری آبادی کی طرف مانگریشن شروع جس طرح کراچی میں شروع ہوا یہ سلسلہ اب یہاں کوئی نہ میں شروع ہوا ہے۔ اس کی بیانیاری وجہ روزگار نہ ملنے کی سبب لوگ دربرد رہے۔ اور لوگ ہر اس آدمی کو مہاجر سمجھتے ہیں اتنا ہی افسوس کا بات ہے۔ میں ایمانداری سے کہتا ہوں کہ کارڈ بنانا اتنا مشکل ہے یہ لوگ کتنے کارڈ بنائیں ہوئے پانچ ہزار یا دس ہزار۔ کیونکہ اگر ایک کارڈ کو آپ پر اسیں کریں میں آپ کو کاغذ دتا ہوں آپ اس کو پر اسیں کریں کون اس کو بناتا ہے ایک کارڈ پر دو تین ہزار لگے ہیں۔ ایک غریب آدمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوا کہ وہ کارڈ بنائے اگر چند لوگوں نے کارڈ بنالیا تو اس پاپولیشن میں فرق نہیں پڑتا۔ اگر اس لئے مردم ٹھاری کو متوجہ کریں۔ کبھی نہیں ہو سکتا کہ پاکستان میں جتنے بھی غیر ملکی لوگ ہیں ان کو نکالیں۔ اگر آپ آج کا اخبار دیکھ لیں صرف مندوں کے شرکراچی میں ۲۰ لاکھ غیر ملکی آباد ہیں۔ ابھی آپ اس میں لاکھ کو کس طرح نکالیں گے۔ ان غریبوں کو چھوڑو جن کو دربرد رکیا گیا ہے اور وہ لوگ جو ایران، عراق، گردستان سے

آئیں ہوئے ہمارے بلوچ بھائی یہ سارے اس ایریا میں آباد ہے۔ ملکے۔ والبندین کمران کراچی اور کوئٹہ کے مہنگلات ناڈن میں آپ دیکھ لیں اس کا ایک تماںی ایرانی آبادے۔ اگر ان کو شار کریں ان سے زیادہ لوگ آباد ہوئے ہیں۔ یہاں کہا جاتا ہے کہ ۱۹۸۱ء کے بعد جاری ہونے والے شناختی کارڈوں کو کینسل کیا جائے۔ میں نے خود اپنے خاندان کا شناختی کارڈ ۱۹۸۱ء کے بعد بنا لایا ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے لوگوں کو کارڈ کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ جب ایکشن میں کارڈ کی ضرورت پیش آئی اس کے بعد لوگوں نے کارڈ بنانا شروع کیا۔ ہمارے ریکی صاحب نے ۱۹۸۵ء میں شناختی کارڈ بنایا ایران کا نیشنل ہے۔ یہ نہیک ہے ان کو شارندہ کیا ان کو کمپوں میں رکھا جائے۔ اس کے لیے کون سا طریقہ کار ہونا چاہیے۔ آپ کوئی طریقہ کار بتا دیں۔ یا آپ مردم شماری کو اس وقت نلتوي کریں کہ پاکستان کو غیر ملکیوں سے صاف کریں میرے خیال میں اس کو صدی لگے گی اپ آپ حالات دیکھ رہے ہیں کوئے کے ایک سائیڈ چلاک سے لیکر تفتان تک ایک قوی سیٹ ہے۔ پانچ ایم - پی۔ ایز پر مشتمل سارے ہے چار سو میل لمبا اور دس لاکھ سے زیادہ آبادی کے لیے ایک ایم این اے ڈی ہے کتنی زیادتی کر رہے ہیں اور اسی طرح بست سے علاقے ہیں جمال کی آبادی زیادہ ہے۔ وہاں کے ایم - پی۔ اے کم ہے۔ کم از کم ان لوگوں کو اپنا نامانسندہ چننے کا حق ملا جائے۔ اگر آپ اس پاکستان پر مردم شماری نلتوي کریں گے کہ تمام غیر ملکیوں کو باہر نکلا جائے جو پاکستان میں میں لاکھ سے زیادہ بس رہے ہیں۔ یہ ناممکن بات ہے۔ حالانکہ مردم شماری کے فارم میں مهاجر۔ مہمان۔ مسافر۔ ثورست کا علیحدہ علیحدہ خانہ دیا ہوا ہے۔ اس طرح نہیں کہ ان کو شارکر کے حقوق مل جاتے ہیں ان سب کے اپنے اپنے خانے موجود ہیں یہ مردم شماری میں نہیں آئیں گے میں اس سکتے کی طرف آتا ہوں جیسے ہمارے بلوچ بھائی ڈر رہے ہیں کہ اس سے بلوچ پشتوں تابض میں فرق پڑ جائے گا پندرہ میں ہزار مهاجرین سے کچھ فرق نہیں پڑے گا۔ میرے سارے اپنے بھائی ہیں میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں کہ چلو ہم اس طرح کرتے ہیں جو بنیادی صحیح و پکار ہے تابض بڑھنے کا اس کے لیے اس طرح کرتے ہیں کہ آرمی کے ذریعے مردم شماری کرائی جانے وہ بائی وہ بخدا اسوس نیصد صحیح مردم شماری چاہتے ہیں اگر یہ طریقہ صحیح نہیں تو ایریا سروے کرتے ہیں گھروں کو گنتے ہیں ایک باڈر سے دوسرے بارڈر تک اگر یہ طریقہ صحیح نہیں تو قبرستانوں کو گنتے ہیں۔ آخری تجویز یہ رہتا ہوں کہ ہمارے بلوچ بھائیوں کے جتنے بھی ڈسٹرکٹس میں میں اپنے طرف سے مردم شماری کے

عملے کے ساتھ اپنا پارٹی کا گروہ یا پچان کا گروپ بیچج دیتا ہوں کہ وہ ان کی مدد کریں بلوج ایریا میں اور بلوج بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنا گروپ بنانا کر مینسس Sensses کے عملے کے ساتھ ہمارے پتوں ایریا میں بیچج دیں تاکہ معلوم ہو کے حقیقت کا پتہ چل سکے آپ ہمارے گھر گئے اور ہم آپ کے گھر گئے ہیں ایک آدمی سو فیصد صحیح طریقہ اور اگر آپ اس کے باوجود بھی نہیں کہ آپ نے ۱۹۷۲ء میں ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے اور اس زیادتی کی بنا پر ہم کو اپنے حقوق سے محروم کیا ہے نام سے محروم کیا ہے۔ پھر بھی کہتے ہیں کہ ہم دو بھائی ہیں پتہ نہیں یہ بھائی کس قلنسے لور زبان کا لفظ ہے۔ بھائی کس کو کہتے ہیں ہمیں ہر انسان سے محبت ہے ہم پر ایک سے اکٹھا رہنا چاہتے ہیں۔ اس قیمت پر نہیں کہ ہمیں اپنے حقوق سے محروم رکھا جائے بخدا ہمیں کسی سے نفرت نہیں ہم کسی کو اوپر سے نیچے نہیں گئے۔ لیکن آپ اپنے لیے نام کو پسند کرتے ہو حقوق کو پسند کرتے ہو تو ہمارے لیے کیوں نہیں پسند کرتے میں آپ کے ساتھ ہر فارم پر بیٹھنے کے لیے تیار ہوں اگر قرآن کو درمیان میں رکھتے ہو۔ صحیح قانون کو درمیان میں رکھتے ہو یا اگر ایک تیرے قوم کو منصف کرتے ہو۔ کوئی بھی طریقہ آپ بتا دیں کیونکہ ہم اپنے کو محروم محسوس کر رہے ہیں اور جو آدمی محروم ہوتا ظاہر ہے وہ انسینیٹی آدمی کو تسلی نہیں ہوتی آپ ہمیں تسلی دیں آپ جو کہیں گے ہم اس سے دو فیصد زیادہ لے لیں کوئی ایسا مسئلہ نہیں لیکن مکمل محرومیت یہ بست زیادتی ہو گی اور ظاہر ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ بلوجستان کیا پاکستان کیا سارے دنیا کے ساتھ گھر بنانے ہیں تمام شخص اور حقوق کا تعین کریں بلوجستان کیا پاکستان کیا سارے دنیا کے ساتھ گھر بنانے ہیں تمام لکیبوں کو مٹا دیتے ہیں تمام دیواروں کو گرا دیتے ہیں ہم کیوں محدود رہے ہم چاہتے ہیں کہ ایک بڑا گھر ہو۔ لیکن جب حقوق کی محرومی ہو جاتی ہے پھر انسان سوچتا ہے محدود ہوتا ہے اپنے گھر تک اپنے گاؤں تک جب اس پر پریشر آتا اپنی چوکھت میں بیٹھ جاتا ہے۔ اور اپنا تحفظ کرتا ہے تو الہا جو فقط نظر آپ کہ رہے ہیں کہ ہم نفرت سے یا انگ نظری سے بخدا ہم نہیں سوچتے ہیں ہم صرف ایک بات کہتے ہیں کہ ہماری حق رسائی ہو جس قانون پر جس فرم پر دنیا کے جس سے میں ہماری حق رسائی ہو اور آپ ہمارے بھائی ہے فلاں ہے مسلمان ہے یہ ظاہر ہے کہ زیادہ دیر تک نہ بھائی۔ اپنے ایک باپ کے چار بیٹے جب ایک کے ساتھ انصاف نہیں ہوتا پلے چھوٹے موٹے جھٹڑے کرتے رہتے ہیں پھر فلاں کرتے رہتے ہیں پھر قول قول میں میں شروع ہو جاتی ہے پھر آخر میں ایک

بستہ باندھ کر چلا جاتا ہے کہ چلو میں ٹھیک ہوں تو لذ امربالی کرے اس نقطہ نظر سے نہ سوچ اور نہ ہم مردم شماری اس نقطہ نظر سے کہ اس میں ہمارے سیٹ بڑھ جائے بلوجستان میں سب کو حقوق ملے اور اس طرح اگر ہوتے رہے تو کبھی بھی یہ مردم شماری نہیں ہوگی آپ سے ریکوئیٹ کرتا ہوں کہ ہم صرف ایک بات چاہتے ہیں کہ آؤ ہم سب حقیقت پسند بن جائیں دنیا کے کسی قانون کی فورم کسی منصف کے بیٹھنے کے لئے تیار ہیں ایک بھی ذرا نہ ہم زیادہ لینگنے اور نہ اس کے لئے کہیں گے تو میں معاف چاہتا ہوں کہ میرے ہاتوب سے کسی کی دل آزاری ہوئی ہے میں صرف حقیقت بیان کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں یہ مسئلہ نہیں کہ ہم افغان کے میں تمیں ہزار سے اپنا آبادی بڑھانا چاہتے ہیں کبھی نہیں کریں گے آپ یہ تسلی رکھیں کہ تمیں یا چالیس ہزار سے سے کسی کی آبادی بڑھتی ہے نہ سمجھتی ہے تو امید کرتا ہوں کہ آپ اس پر ٹھنڈے دل سے سوچیں گے اور غور کریں گے۔ والسلام

**میر عبدالنبی جمالی (وزیر) - بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب امیرکر! اندر**  
 صاحب نے بھی ایک بہت ہی پیاری تقریر کی اور جس کا جواب میرے خیال میں پر خلوص طریقے سے ڈاکٹر کلیم اللہ نے دیا میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر میری یہ تجویز تھی اگر ڈیلے Delay نہیں ہو سکتا اس کو میں یہ تجویز پیش کروں گا کہ اختر صاحب ڈاکٹر مالک ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب اور ہاشمی صاحب ایک کمیٹی بناؤ کر کے جو سینسائز کے کاغذات ہے جو فارمزیں ان کو دیکھئے اور ان میں کچھ سختی ہے یا کسی حتم کی تبدیلی ہو سکتی ہے تو بلوجستان گورنمنٹ کو دیکھ کر کے اور مرکز کی طرف روانہ کرے اور میرے خیال میں کچھ ہو سکتا ہے ایسی بات نہیں ہے اور پھر ان بھی ہمارے بھائی ہے اور اللہ جانتا ہے ہمارے کوئی اختلاف نہیں ہے چاہے سیٹلوز ہیں وہ بھی ہمارے بھائی ہیں لیکن ڈر ضرور ہے تو ایمانداری سے اگر جھوٹ بولوں تو لعنت ہے ڈر ضرور ہیں کہ ابھی ایسا نہ ہو کہ پانچ لاکھ مهاجرین آجائے تو رہشوں میں بست بڑا رو بدلتا ہے جیسے کہ ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب نے بڑی وضاحت کی بڑے پیارے سے بڑے خلوص سے اتنا تک کہا کہ انہوں نے قرآن مجید کا نام بھی لیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ مجھے تسلی ہے کہ ہمارے خوبیے ہیں یہ بیٹھ کر اس میں اگر کوئی ترمیم لانا چاہتے ہیں ان کے فارمزیں تو یہ اور بھی بہتر ہو گا کہ وہ اور سڑپت ہو جائیگا چاہے وہ بلوج غلط لکھے ہوئے ہیں کیونکہ مجھے یاد ہے کہ تاج محمد خان کے ایکش میں جب ایک دفعہ وہ ایکش لوئے تھے۔

جان پاپولیشن ایک لاکھ کی تھی تو وہ ایک لاکھ چھیس ہزار والے گئے اس کو بھی صحیح قرار دیا گیا تو  
یہی بات ہے کہ ہم ایمانداری سے پاپولیشن کریں مگر ہمیں صحیح پتہ چلے کہ ہمارے ملک میں  
پاپولیشن کتنی ہے اور ہم کتنے ہیں اور تقسیم کیسے ہو یہ بڑی اچھی باتیں ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ  
میری معقول تجویز ہے اگر آپ اس پر کوئی فیصلہ دے سکتے ہیں تو مجھے بڑی خوشی ہو گی اور میری یہ  
گزارش ہے آپ سے اس ہاؤسن سے اسیکر صاحب کے توسط سے کہ آپس سے میں مل بیٹھ کر اس  
کو جیسے میں نے پہلے عرض کیا اگر ذیلے نہیں ہو سکتا تو نائیم پھر بھی ہے دوچار آدمی ہمارے لیڈر بیٹھ  
کر کے اس پر غور و خوض کرے اور اس کو اپنی تجویز دیں اور سینسوز والوں کو بھی بیٹھا کر کے ان  
سے بھی معلومات حاصل کرے کہ اس میں کچھ ہو سکتا ہے یا نہیں اگر کچھ ہو سکتا ہے تو پھر اس کو کور  
کرنے کے لئے کوئی لائچہ عمل تیار کی جائے آخر میں اسیکر صاحب آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور  
میری یہی ریکوئیٹ ہے کہ ہم اکٹھے چلے اس ملک میں کوئی ایسی بات ہو جس میں ہم ایک دوسرے  
سے ناراض ہو میری یہ خواہش ہے۔

**مشریعید احمد حاشمی (وزیر) -** جناب اسیکر صاحب جان تک اس قرار داد کا  
تعلق ہے اور اس نقطے کا تعلق ہے یہ آئے والے مردم شماری میں غیر ملکی باشندوں کو شامل نہ کیا  
جائے اور ایسے طریقے اپنایا جائے کہ وہ اس مردم شماری میں حصہ نہ بنے اس سے تو ہم مکمل اتفاق  
کرتے ہیں کیونکہ یہ مردم شماری پاکستانیوں کی ہو رہی ہے غیر ملکیوں کی نہیں لیکن اس میں یہ نقطہ  
ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب کا بھی وزن رکھتا ہے کہ مردم شماری نہ صرف ہمارے صوبے کے لئے بلکہ  
ملک کے لئے ملک کی ترقی کے لئے لازم ہے سیاسی حوالے سے اس کی ضرورت ہے جو ہمارے  
ترقباتی پروگرام ہیں سالانہ ان کے لئے ان کی ضرورت ہے باہر کی امداد ہیں اس کے لئے اس کی  
ضرورت ہے تو ہماری کوشش یہ ہوئی چاہیے کہ کسی نہ کسی طور پر یہ مردم شماری جلد سے جلد مکمل  
ہو جائے لیکن ایسا طریقہ کار صوبائی حکومت کو اور وفاقی حکومت کو اپنانا چاہیے کہ جس میں یہ  
اندیشہ باقی نہ رہے کہ غیر ملکی کسی بھی ملک سے تعلق رکھتا ہو کر اپنی میں آباد ہو کوئی میں میں ہو  
پشاور میں ہو یا پنجاب میں ہو یا کسی طور پر اس مردم شماری میں حصہ نہ بن سکیں اب یہ کیا ہو گا یہ  
معاملہ کیونکہ مرکزی حکومت کا ہے تو سفارشات اگر اس سیشن کے شروع میں کرتے اور ایسی  
سفارشات مرتب کرتے کہ ہم مرکز کو گائیڈ "لائن" دے سکتے کہ یہ طریقہ آپ اپنائیے ان کے ایڈنٹی

کارڈ چیک کرے تو اس کے بعد ان کی چھان بین کی جائے بلکہ کوئی نہ کوئی سفارش مرتب کرنی  
چاہیے میں سمجھتا ہوں یہ قرارداد ہست لیت ہم یہاں لائے ہیں اور کچھ جلد ہازی میں ہم نے اس کو  
ایوان کے سامنے پیش کیا یہ اتنا ایسا پارٹنٹ معاملہ تھا کہ کوشش ہماری یہ ہوئی چاہیے کہ اس ہاؤس  
میں مکمل کنسنس اس بات پر ہوتا ہاکہ مرکز کو یہ پتہ چلتا کہ جہاں تک بلوچستان اسیلی کا تعلق  
ہے کہ اس معاملے میں ان کا مکمل کنسنس Consensus ہیں کہ مردم شماری کے وقت  
غیر ملکیوں کا اس میں شامل ہونا مناسب ہو گا اور ایسا طریقہ اپنا چاہیے کہ وہ اس کا حصہ نہ بن  
سکے تو اس موقع پر کیونکہ جیسے آپ نے فرمایا کہ سترہ تاریخ کو سیشن ختم ہو رہا ہے وقت بھی کم ہے  
پھر بھی میری گزارش ہو گی کہ اگر ہاؤس یہ چاہے کہ اس نقطے پر مکمل اتفاق کے ساتھ یہ قرارداد  
بھیجے تو میری تجویز ہو گی کہ ایک چھوٹی سی کمیٹی بنادی جائے جو اس قرارداد کے متن کو دیکھتے ہوئے  
الفاظ کو اگر ترمیم کرنا چاہیے یا کوئی ایسی سفارش ڈالنا چاہیے کہ جس میں مکمل حاوی اس پر  
کنسنس کر لیں تو اس کو ہم سترہ تاریخ کو ڈاک کر کے بھیج دیں تو اس میں ایک خوبصورتی بھی  
ہو گی ہم میں اتفاق بھی نظر آیا اور ہمارا یہ بنیادی مقصد جس میں آج میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس  
حاوس کے سیشن سے پہلے سردار صاحب سے ہماری گفتگو ہو رہی تھی ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب سب  
ساتھی بیٹھے تھے۔ مجھے اس نقطے پر تمام کی طرف سے اتفاق نظر آیا ہے کہ یہ کوشش ضرور ہوئی  
چاہیے کہ غیر ملکی باشندے جو ہے وہ اس مردم شماری میں حصہ نہ بن سکیں اس نقطے پر جب اتفاق  
ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ سفارش پر بھی اتفاق ہونا چاہیے لیکن اگر ابھی اس وقت ہم یہ سفارش  
کرتے ہیں کہ اس مردم شماری کو پونڈ کرو دیا جائے تو وہ کب تک ملتوی کرے اور پھر آخر اگر وہ  
تین میئنے کے بعد مردم شماری ہوتی ہے اور اس میں بھی کوئی ایسا طریقہ کار اختیار نہیں کیا جاتا کہ غیر  
ملکی اس مردم شماری سے باہر رہتے ہیں تو وہ مشکلات وہی کے وہی کھڑی رہی گی جیسی کہ اب ہے تو  
جناب اسیکر میری گزارش یہ ہے کہ ایک کمیٹی بنادی جائے سترہ اکتوبر تک وہ کمیٹی اتفاق کی کوشش  
کرے حاوی اس پر ایگری ہو تو اس میں ہماری طرف سے بلوچستان کے حوالے سے سیاسی طور پر  
بھی وہ بہتر ہو گا جہاں تک ہماری پارٹی کا تعلق ہے میری ذات کا تعلق ہے میں اس نقطے سے بالکل  
اتفاق کرتا ہوں کہ مردم شماری کے وقت غیر ملکی کمیں بھی آیا ہوں اس کو اس میں شامل نہیں ہونا  
چاہیے۔ شکریہ

**ڈاکٹر سردار محمد حسین** - جناب اپنیکر ہم سینسز کے خلاف نہیں ہیں سینسز ملک کے لئے ایک اچھی چیز ہے بلکہ یہ وقت پر ہونی چاہیے لیکن یہاں پر محرک نے صرف یہ گزارش کی ہے کہ وفاقی حکومت سے رجوع کیا جائے کہ سینسز کو وقی طور پر موخر کیا جائے انہوں نے یہ نہیں کہا ہے کہ بھائی سینسز بالکل نہیں ہونا چاہئے یا سینسز کی ہمیں ضرورت نہیں ہے میں اپنی طرف سے بھی اس ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس قرارداد کی حمایت کریں کیونکہ اس میں محرک نے اپنی تقریر میں ثبوت بھی پیش کئے ہیں ہمیں چاہئے کہ حقیقت پر مبنی سوچنا چاہئے یہ ایک چیز حقیقت ہے تو اسے ہمیں منحرف نہیں ہونا چاہئے لہذا میں سارے ایوان سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ بھی اس کی حمایت کریں اور ہم مرکز سے رجوع کریں کیونکہ نام بست کم ہے جہاں تک عبد النبی جمال صاحب کی بات ہے اور سعید ہاشمی صاحب نے بھی کہا کہ اس کے لئے کمیٹی مقرر کی جائے ہے شک یہ ایک دفعہ سینسز پوسٹ پون Postpone ہو جائے اس کے بعد کمیٹی بن جائے یا ایوان میں فیصلہ ہو جائے ایوان سے کمیٹی مقرر کی جائے یہ اچھی بات ہے اس میں کوئی بھرا فساد یا لسانی بات نہیں ہے یا پارٹیوں کی بات نہیں ہے یہ حقیقت ہے اور انہوں نے حقوق کے ساتھ بلکہ پروف کے ساتھ یہ سب کچھ اس ایوان میں پیش کر دیا ہے اس لئے میں اس کی حمایت کرتا ہوں۔

**ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر)** - جناب والا میرے خیال میں ڈاکٹر صاحب نے یہ قرارداد ملیک سے پڑھی نہیں ہے اگر آپ اس کو پوری طرح سے پڑھ لیں تو اس میں لکھا ہے کہ تاوہنگی تمام پاکستان میں چنے بھی غیر لوگ ہیں ان کا انخلاء کیا جائے آپ مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ امکان رکھتا ہے یا نہیں۔ ایک لاکھ صرف چھاپ میں اور کراچی میں افغان مهاجرین ہیں باقی ادھر اوہرہیں یہ مجھ آپ بتا سکتے ہیں کہ کس طرح نکالیں گے۔

**ڈاکٹر سردار محمد حسین** - جناب اپنیکر پانچھٹ آف آرڈر جناب جیسے میر عبد النبی جمالی صاحب سعید ہاشمی صاحب کا ریفرنس دیا ہے جو انہوں نے تجویز دیا تھا میں نے بھی یہ کہا تاکہ اس کے لئے کمیٹی ہونی چاہئے تو بعد میں اس کمیٹی کا کام ہے کہ وہ اس کے لئے نیمہ کرائے گا جہاں تک آپ نے انخلا کی بات کی تو اس کے لئے کمیٹی رکھی جاتی ہے کمیٹی اس لئے رکھی جاتی ہے کہ وہ

یہ تجویز کرے کہ انخلا ہو سکتا ہے یا نہیں ہو سکتا ہے آیا ان کا انخلا ممینوں میں ہو گایا سالوں میں ہو گا کیسے ہو گا اس نام بات یہ ہے کہ وقت طور پر اس کو ہر خر کیا جاتے کمیش کا یہ کام ہے وقت طور پر اس کو موخر کیا جائے کمیش کا یہ کام ہے کہ آیا وہ ان کا انخلا کرا سکتا ہے کمیش فصلہ دی گی کیا رپورٹ دے گی یہ تو بعد کی بات ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** - محکم کو اعتراض نہ ہو تو اس قرارداد پر غورے اکتوبر کے اجلاس تک موخر کیا جائے تاکہ ممبر صاحبان اپنا اصلاح مشورہ کر کے ایک ترمیم شدہ قرارداد پیش کر سکیں۔

**سردار محمد اختر مینگل** - جناب اسپیکر میں اس پر اعتراض بھی کروں گا اور کچھ کہنا بھی چاہوں گا اگر آپ کی اجازت ہو عبدالنبی جمالی اور سعید ہاشمی صاحب کی طرف سے تجویز آئی ہے کہ کمیش بنائی جائے جناب اسپیکر جب سے یہ انگریز یہاں سے گیا ہے وہ دو تین چیزیں یہاں چھوڑ گیا ہے یہ کچھ چیزوں کو ڈیلے Delay کرنے کے لئے ہے ایک تو ان کا لفظ ہے THANK YOU SIR یا I AM SORRY آئی ایم سوری کرنے کے یہ جوابیم چھوڑ گیا ہے کمیش ہور کمیشن ہربات جو کمیش اور کمیشن میں گئی پھر وہ محمود الرحمن کمیشن کی طرح ہو گی۔ کہ ملک کا پرائم نشر مرگیا اس کا ابھی تک کمیش روپورٹ نہیں دے سکا تو پھر اس کو بھی یہاں ڈیلے کرنے کی بات ہو رہی ہے جناب اسپیکر ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ سنسس ہوں جیسے میں نے پہلے کہا ہے مگر سنسس Sensus میں ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری آبادی کے جواہر حقائق معلوم ہو کہ ہماری آبادی کتنی ہے مگر یہ نہیں کہ آپ ریڈی میڈی آبادی آڈاپٹ Adopt آر لیں اپنے پاس سے نہ کریں وہ پچھہ جو یہاں پر پیدا ہی نہیں ہوا بہ اس کو ہم آبادی میں لیے شمار رہیں وہ پچھہ جو قدھار میں پیدا ہوا ہے اس کو ہم اپنی آبادی میں شمار کریں تو ہم اس آبادی کے خلاف ہیں جناب اسپیکر اس طرز کے سنسس کے ہم خلاف ہیں ویسے ہمیں ڈاکٹر صاحب کی باتوں سے یہ پتہ چل جاتا ہے کہ وہ ان کے اندر راج میں کتنی دلچسپی رکھتے ہیں حالانکہ ان کا تعلق بلوچستان سے ہے وہ بلوچستانی ہیں اس صوبے کے باشندے ہیں مگر ان کی تقریر سے ایسا پتہ چلتا ہے کہ وہ افغان مهاجرین کے دیکھل کی حیثیت سے بات کر رہے ہیں کہہ رہے ہیں کہ ————— میرے خیال میں یہ ہاتھیں ہم نے پہلے بھی سنی ہیں احمد شاہ ابدالی کے حوالے سے دیکھیں یا محمود غزنوی کے حوالے سے

ویکیں سب یہاں سے گزر گئے بلوجستان اپنی جگہ پر ہے نکا خان جیسے ڈائیٹر گزر چکے ہیں ضیا الحق  
جیسے ڈائیٹر گزر چکے ہیں ذو الفقار علی بھٹو کی فوج کشی داستانیں یہاں پر تازہ ہیں ضیا الحق کے  
کارناٹے یاد ہیں بلوجستان موجود ہے بلوجستان کونہ کوئی ہم سے چھین سکا ہے نہ کوئی چھین سکے گاہاں  
جنہوں نے یہ جرات کی ہے وہ خود اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں یا کسی غاذ بدوشی کی زندگی اختیار کی ہے  
بلوجستان کو ہم سے کوئی بھی نہیں چھین سکا ہے ہم سے ویسے ڈائٹر صاحب یہ کہتے ہیں اسلام۔  
اسلام کا اب ان کو خیال آیا ہے اب افغان مهاجرین کے بھائی کی حیثیت سے خیال آیا اس وقت  
اسلام نہیں تھا وہ بھگوڑے تھے اس وقت بھائی تھا تو روس نواز کی حکومت سے وہ بھائی تھے افغان تو  
اس وقت بھگوڑے تصور کئے جاتے تھے جلوس نکالے جاتے تھے کہ افغان بھگوڑوں کو نکال دو  
کیونکہ اس وقت اس حکومت یک پشت پناہی حاصل نہیں تھی وہاں سے کچھ مراعات ملتے تھے  
جناب اپنے کارب چونکہ وہ مراعات کے دروازے بند ہو گئے ہیں یہ دروازے کھلے ہیں تو اب یہ  
بھائی ہو گئے ہیں یہ ان کی اپنی سوچ ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ رشتے بھی بدلتے جاتے ہیں جناب  
اپنے کر جو تجویز انہوں نے پیش کی ہے کہ سینسز میں کوئی ایسا روں بنایا جائے جس کے تحت غیر  
ملکیوں کا اندر راج نہ ہو سینسز کی کتابیں اور فارم جو ابھی تک چھپی ہیں اس میں باقاعدہ لکھا ہوا  
ہے آپ کو اگر یقین نہیں آتا اس میں لکھا ہے افغان مهاجرین جو کمپوں میں موجود ہیں ان کا شمار  
نہ ہو وہ افغان مهاجر جو شروں میں موجود ہیں جو کسی آبادی میں رہتے ہیں ان کا بطور فرد اندر راج کیا  
جائے یہ باقاعدہ آپ کے سینسز کے کتابوں میں چھپا ہوا ہے وہ اضافہ عملہ جس کو سینسز کی  
ہدایت کی گئی ہے ان کو یہ کہا گیا ہے کہ جو افغان مهاجر ہیں یا غیر ملکی ہے اگر اس کے پاس ضروری  
کو اکف ہیں تو اندر راج کریں۔ آپ اس کو تسلیم کریں گے اس ملک میں توبہ کو مراعات حاصل  
ہیں وہ وہاں پر ان کو حاصل نہیں ہو گئے اب معلوم نہیں ہے ڈائٹر صاحب یا ہاشمی صاحب کو یا کوئی  
اور یہ کیسے دیکھ پائیں گے کہ یہ افغان باشندے ہیں میرے خیال میں الیکی کوئی بات نہیں ہے ویسے  
بھی میں ہاشمی صاحب کو یہ کہوں گا کہ آپ بھی ہماری اس بات کی حمایت کریں کالمی ہو یا قدھاری  
انار کھانے شوق میں نہ رہیں وہاں پر کچھ نہیں ملنے والا یہاں پر دال روٹی پر گزارہ کریں جناب ہاشمی

صاحب۔

**ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) - جناب اپنے صرف ایک ایکسپلینینشن کرتا ہوں**

کہ سردار صاحب نے جو باتیں کی ہیں کہ تاریخ فلاں۔ فلاں یہ بہت سی باتیں ہیں حقیقت کوئی جھٹلا سکا ہے اور جن لوگوں نے تقسیم ہونا تھا وہ ہو گئے ہیں جن کو ناممکنات سمجھ رہا تھا کہ روس تقسیم نہیں ہو گا فلاں نہیں ہو تمام دنیا میں کام ہوتے ہیں ہم بلوجستان کو کبھی تقسیم نہیں کریں گے یہ کسی کی غلط فہمی ہے بلوجستان جس کو بلوجستان کہتے ہیں اس میں صرف یہ فرق جانتا چاہیے کہ اس میں پشتوستان کو نہ ہے بلوجستان کوں سا ہے صرف یہ فرق۔ ہم بلوجستان کو آباد دیکھنا چاہتے ہیں ہیں بالکل سب آباد۔ زندہ باد لیکن پشتوستان DIFFERENT IS SOME THING اور کوئی یہ خیال نہ کریں کہ پشتوستان کو کوئی بلوجستان نہ کے نمیک ہے ہم یہاں رہیں گے ہم ساتھ رہیں گے صوبے میں رہیں گے لیکن یہ بات اس بات میں تشخص کرنی ہے چاہے دوسری بات یہ ہے کہ وہ خانے جو وہ خانے پڑے ہوئے ہیں وہ کیسے ہیں نوٹ کر لو لیکن بعد میں اس کا تجربہ کیا جائے کہ کون آپ کے مسلمان ہیں کون آپ پر مہماں ہیں کون آپ کے فلاں ہیں کون افغان مہاجر ہیں کون اور آباد ہیں وہ بعد میں کوڈ کئے جائیں گے تو اس سلسلے میں میرے خیال میں سردار صاحب شاید اس قرار داد سے ایگری نہیں کرتے ہم اصولی طور پر کہ رہے ہیں کہ کسی غیر ملکی کو سینسائز میں شامل نہ کرنا چاہئے۔ کسی غیر ملکی کو جو افغان مہاجر نہیں اس کی بات کرتے ہیں تو میں کہتا ہوں آپ لوگ زیادتی کرتے ہیں کسی غیر ملکی کو سینسائز میں شامل نہیں کرنا چاہئے طریقہ کو نہ ہے یہ نہ سردار صاحب کو پڑے ہے نہ سردار صاحب بتا سکتے ہیں نہ میں بتا سکتا ہوں کیونکہ سردار صاحب ایک اور اسٹچ پر ہے اور ہم ایک دوسری اسٹچ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ورنہ اصل بات اس طرح نہیں ہے اور اب سینسائز کو نلوٹی کرنا اب سرویوں کا موسم شروع ہونے والا ہے جب اس کو نلوٹی کریں گے تو ظاہر ہے کہ اس پارٹ میں پھر مردم شماری نہیں ہو سکے گی۔ پھر دوسرے معنوں میں مردم شماری نہیں ہو سکے گی پھر جب ایک دفعہ نلوٹی کا عمل شروع ہو جاتا ہے تو پھر ہزاروں وجوہات اور ہو جاتی ہیں آج آپ اس کو نلوٹی کر رہے ہیں کل سرداری زیادہ ہو گی پھر نلوٹی اسے کریں گے پرسوں بارش ہو گی نلوٹی کر رہے ہیں پھر انتخابات یا اپوزیشن کی ہڑھڑی پھر فلاں۔ اس طرح نلوٹی کرتے جائیں گے یہ کبھی ممکن نہیں ہے میرے خیال میں نے سردار صاحب کو اپنا فیصلہ دیا تھا نمیک ٹھاک تجویز ہے آپ اپنے آدمی ہمارے گھر بیجوں گا سب سے آسان بات یہ ہے نہ گڑبرد رہے گا نہ یہ ہو گا نہ وہ ہو گا

- آپ ہمارے آدمی گھنیں ہم آپ کے گھنیں گے پاکستان کو بھی صحیح فکر دیں گے اور آپ کو بھی معلوم ہو جائے گا ہمارے ساتھ ہوتے ہوئے جس پر قلم رکھے مہاجرین ہیں ہم انشاء اللہ تسلیم کر لیں گے ماجرہ ہے اس کو بھی نکال دو پروادہ نہیں ہے سمجھ گئے ایسا نہ ہو کہ آپ مجھ پر بھی لکیر کھینچے بہر حال میں وہ دوسری بات ہے تو سب سے یہ آسان بات ہے آپ ہمارے گھر میں آؤں بھیجیں ہم آپ کے گھر میں۔ اڑے آپ نے تو پہلے بوئیاں پھر سارے گنوائے ۷۲ء میں پھراوڑ بوئیاں بھی سارے گنوائے تھے مرغی تو زندہ چیز ہے۔ والسلام

**جناب ڈپٹی اسپیکر - بھی سرداری۔**

**سردار شنا اللہ زہری (وزیر) -** جناب والا میں یہاں کل ہی پہنچا ہوں آج صحیح صحیح میں نے اسمبلی کی کارروائی دیکھی ایک قرارداد سنسنسر کے متعلق بھی تھی گوئیں تیاری کر کے نہیں آیا ہوں اچھا کہ آیا ہوں لیکن دوستیں کی ہاتھیں سن کر اپنا بھی دل مچلا کہ بولوں اس وجہ سے کچھ بولنا چاہتا ہوں سنسنسر کے متعلق عرض ہے جناب اسپیکر دنوں طرف سے یہاں بڑی دھواں دھار تقاریر ہوئی ہیں۔ سنسنسر پر اور اس سے پہلے بھی بلوچستان کے سائل پر کافی قرار داویں آئی ہیں اور کچھ مرکز سے سفارش کرنے کے لئے تھیں اور ہم نے تو یہاں پر قرار داویں پاس کی ہیں لیکن ہمیں معلوم نہیں کہ ان قرار داویں کا کیا ہوا؟ کیا وہ یہیں سے چلتے چلتے راستے میں گم ہو گئیں یا ردی کی نظر ہوئے یا کہیں اور گئے خدا نہ کرے اس قرار داد کا بھی وہی حشر ہو جو پہلے کی قرار داویں کا ہوا ہے جناب اسپیکر ہم جس بلوچستان میں رہ رہے ہیں جس کو مختلف زبانوں کا ایک مجموعہ کہہ کر بلوچستان کہتے ہیں ہم اپنے آپ کو بلوچستان کہتے ہیں اور پھر بلوچستان کہنے پر غریبوں کر تے ہیں اور ہم یہی سمجھتے ہیں اور جتنے بھی شمالی بلوچستان کے پتوں ہیں یا اس سائیڈ کے بلوچ ہیں وہ صدیوں سے ایک ساتھ رہتے آئے ہیں یہیشہ ایک دوسرے کے دردغمی خوشی میں شامل رہے ہیں اور یہیشہ دو ایک دوسرے کے ساتھ رہے ہیں یہیشہ ان کی آپس کی رشتہ داریاں بھی ہیں اور آج میں آپ کو یہ بیوت کے ساتھ کھانا چاہتا ہوں کہ بلوچستان کے جو اچھے سپوت بلوچستان میں پیدا ہوئے ہیں ان کے والدیا ان کا کوئی اور پتوں تھا اور پتوں کے ساتھ بلوچوں کی رشتہ داری ہوئی ہے اور بلوچوں کی رشتہ داریاں پتوں کے ساتھ ہوئی ہیں اور وہ یہیشہ ایک برادرانہ ماحول میں

بلوچستان میں رہے ہیں اسی طرح پشتونوں میں بھی جتنے لیڈر گزرے ہیں ہو سکتا ہے ان کی بھی والدہ وادی یا پر وادی وہ بلوجوں میں سے ہو۔ اس وقت جناب والا پشتوں اور بلوج کا کوئی تفرق نہیں تھا ہم سب اپنے آپ کو بلوچستانی کہتے تھے اور آج بھی ہم یہ کہتے ہیں کہ بلوج اور پشتون کا کوئی تفرق نہیں ہے ہم سب بلوچستانی ہیں ہمیں بلوچستان میں رہنا ہے لیکن ہمیں ایک اعتراض اس بات پر ہے کہ باہر کے آئے ہوئے لوگ جن کو ہم نے اسلام کے نام پر یہاں مسلمان کی طرح رکھا ہے بھائیوں کی طرح رکھا ہے اور باہرہ سال تک ہم ان کا بوجہ برداشت کرتے رہے اور ہمیشہ ہم نے کہا کہ ہمارے بھائی ہیں اور بھائیوں کی طرح رہیں بلوچستان کے آپ کسی طرف جائیں آپ لا اینڈ آرڈر کی پیشہ Situation کو لے لیں وہ ۶۰ فی صد افغان مهاجرین کی وجہ سے ہوا ہے ذرگِ ریٹنکنگ کو لے لیں ذرگِ ریٹنکنگ بھی افغان مهاجرین کی وجہ سے ہوتی ہے اور ہوتی رہے گی۔ اس چیز کو ہمارے بھائیوں نے تسلیم بھی کیا ہے میں اس چیز کا ثبوت دینے کے لئے تیار ہوں گن رنگ کو لے لیں گن رنگ بھی افغان مهاجرین کی وجہ سے ہوتی ہے بلوچستان میں بھی ہے کلاشنکوف کلچر جو ایک بست گندی لخت ہے بلوچستان میں ہوئی ہے ہیر و کین جو بست زہری ہے ایک نسل کو تباہ کرنے والا نسل ہے وہ بھی افغان مهاجرین کی وجہ سے بلوچستان میں پھیلا ہے یہ ہم برداشت کرتے رہے ہیں ہم نے کہا یہ ٹھیک ہے یہ سب کے لئے ہے بلوجوں کے لئے بھی ہے پشتونوں کے لئے بھی ہے پشتون بھی اس کی نہ ملت کرتے ہیں بلوج بھی اس کی نہ ملت کرتے ہیں اور ہم ہمیشہ سے ہم نے ان کو اپنے بھائیوں کی طرح رکھا ہے لیکن جناب اسٹکر اب سنسنیز کی بات آتی ہے جب قوی تشخض کی بات آتی ہے جب بنوارے کی بات آتی ہے تو پھر ہر ایک اپنا دفاع کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور اس میں دفاع کرنے کے لئے اس کو مجبور کیا جاتا ہے۔ جناب اسٹکر افغان مهاجرین کو شامن کیا جانہا ہے یا نہیں کیا جانہا ہے ہم اس پر کوئی اعتراض نہیں کرتے ہیں لیکن جس طرح ہمارے دوستوں نے کہا ہے کہ جی سنسنیز ہونے چاہئے۔ فوج کی گمراہی میں ہونے چاہئیں۔ تو ہمیں بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے آپ کیوں نہیں کہتے ہیں کہ افغان مهاجرین چلے جائیں پھر سنسنیز ہونے چاہئے اگر آپ کی میجاری ہے خدارا آپ ہمارے بھائی ہے ہم آپ کی میجاری کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن طریقے سے کریں گے الیکٹریک طریقے سے نہیں آپ اگر غیر ملکیوں کو ادھر شامل کرنا چاہئے ہیں ووڈسٹوں میں شامل کرنا چاہئے ہیں اس

کے لئے میں نہیں۔ اختر نہیں بلوچستان کا کوئی اور سپوت ہو وہ اس چیز کو برداشت نہیں کرے اور بلوچستان میں یہ نہیں ہونے دے گا۔ یہ اپنی پارٹی پالیسی ہے میں ۱۹۸۸ء نے آپ کے ساتھ آتا رہا ہوں آپ کے پالیمانی لیڈر نے یہاں اٹھ کر کما وہ بیشہ یہ کہتے رہے ہیں ان افغان مهاجروں کو ان بھگوڑوں کو یہاں سے نکال دیں یہ افغان بھگوڑے ہیروئین فروشوں کو بلوچستان سے نکال دیں یہی ہی بلوچستان میں گن رنگ کرنے والے ہیں ان کو بلوچستان سے لے جائیں آج میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی ہے آج وہ افغان مهاجرین کے ہدر دیں کل تک تو وہ ان کو یہاں گالیاں دے رہے تھے آپ اسمبلی کا ریکارڈ نکال کر دیکھ لیں جناب عبدالحمید خان کی تقریبیں ریکارڈ میں موجود ہو گئی جو تقریبیں انہوں نے افغان مهاجرین کے بارے میں کی تھیں انہوں نے افغان مهاجرین کے لئے اس قدر سخت الفاظ استعمال کیتے بلکہ انہوں نے اپنی تقریبیں میں افغان مهاجرین کے لئے بتنے سخت الفاظ استعمال کئے وہ الفاظ ہم بلوچوں نے کبھی یہاں استعمال نہیں کئے جو الفاظ پشتون خواہ کے ساتھیوں نے جو ہمارے ساتھ رہے ہیں یہاں افغان مهاجرین کے بارے میں استعمال کئے لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ کیا وجہ ہے یہاں آج پشتون خواہ کے بھائی خود یہ کہہ رہے ہیں کہ افغان مهاجرین کا یہاں بلوچستان میں رہنا مقصود ہے ہم ان کو بلوچستان سے باہر نہیں جانے دیں گے اگر آپ کا یہی سوال تھا تو کل جب افغانستان میں نجیب کی حکومت تھی جب رشیا Rassia میں کرانسیس Crisis نہیں آیا تھا جب رشیا Rassia نہیں ٹوٹا تھا جب رشیا وہاں تھا اس وقت بھی آپ نے یہ بات کیوں نہیں کی لیکن آج آپ وہوں کی خاطر اور رذائلی مفاد کی خاطر آپ لوگ یعنی پشتون خواہ والے کہتے ہیں کہ ہم کہتے رہیں گے اور ان کو آگے میں نہیں جھوکنے دیں گے کیوں کیا اس وقت افغانستان میں لڑائی نہیں ہو رہی تھی بلکہ اس وقت تو وہاں زیادہ سخت لڑائی ہو رہی تھی تھی جناب اسٹریکر۔ اس وقت تو وہاں دو ملکوں یعنی امریکہ اور رشیا کی لڑائی ہو رہی تھی افغانستان کے مهاجرین تو محض ڈی Dummy تھے جو روں ادا کر رہے تھے افغانستان کی حکومت تو براۓ نام تھی ایک ڈی حکومت تھی بلکہ امریکہ غیر ملکی فوج کے ذریعے وہاں لڑ رہا تھا وہاں لڑائی کر رہا تھا لیکن اس وقت تو آپ کہہ رہے تھے کہ یہ افغان بھگوڑے ہیں ان کو افغانستان جانے دیں جبکہ آج آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ ہمارے بھائی ہیں ان کو ہم نہیں جانے دیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں وہاں آگے کی ہوئی کھیلی جا رہی ہے ہم ان کو افغانستان نہیں جانے دیں گے جیسے

ہمارے ساتھیوں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ ہم تعصب کی اور نفرت کی سیاست کر رہے ہیں ہم تعصب اور نفرت کی سیاست کبھی نہیں جانے دیں گے جیسے ہمارے ساتھیوں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ ہم تعصب کی اور نفرت کی سیاست نہیں کرتے یہاں ڈاکٹر صاحب آپ پشتوں کی بات کرتے ہیں کہ پشتوں یہاں کوئی حق نہیں رکھتے ہیں پشتوں کے حقوق پر اگر ڈاکٹر صاحب آپ لاجرا ہے کوشش کریں تو اگر آپ پشتوں کی بات کرتے ہیں تو اگر ہم یہاں بلوجوں کی بات کریں گے کیونکہ بلوچستان کے لوگوں نے بلوچستانیوں نے ہمیں بھیجا ہے یہاں اللہ اہم ان کے حقوق کی بات کرتے ہیں ہم پوچھنا چاہتے ہیں جانے ہے ٹریوری ہنجز اور اپوزیشن کے ہوں چاہے اپوزیشن کے ہوں ہم سب بلوچستان کے لوگوں کے حقوق کی بات کریں گے جناب اسٹریکٹ۔ جماں تک کی بات کامیسیس کی بات کا تعلق ہے تو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں اب مجھے یاد نہیں ہے میرے ذہن میں صاف نہیں آ رہا ہے بہر حال انہیں سوائیک کے سمنسیس کے مطابق آپ ذرا سینیں ڈاکٹر صاحب کیا آپ انگریز کی سمنسیس کو تسلیم کرتے ہیں؟ جو تو انگریزوں کی انہیں سوائیک کے مطابق جمالاوان کی آبادی تمام بلوچستان نہیں بلکہ صرف جمالاوان کی آبادی میرے خیال میں تین لاکھ تھیں ہزار تھی جبکہ نوٹل پشتوں ایریا کی آبادی تین لاکھ چالیس ہزار ہے صرف دس ہزار کا ڈیفرنس ہے جیسے میں نے پسلے کہایا میرے ذہن میں صاف نہیں آ رہا یا تو جمالاوان کی آبادی تین لاکھ تھیں ہزار تین لاکھ چالیس ہزار ہے یا نوٹل پشتوں ایریا کی نوٹل آبادی تین لاکھ چالیس ہزار ہے لیکن جناب اسٹریکٹ ڈیفرنس صرف دس ہزار کا ہے اس سے آپ اندازہ لگائیں۔ یہ انہیں سوائیک سمنسیس کے مطابق فکر ہیں چلیں جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ ہم نے جڑی بونوں کے نام بھی لکھائے لیکن انگریز نے تو نہیں کیا تھا جو سمنسیس انگریزوں نے کی تھی اس کی بنیاد اگر آپ تسلیم کرتے ہیں تو جمالاوان صرف ایک ڈویلن وہ اصلاح کی ڈسٹرکٹ کی نوٹل یہ آبادی تھی۔ کیا وہاں لوگ آباد نہیں تھے۔ کیا اس میں چیخ نہیں آیا ہو گا؟ کیا ہم نے خدا غواستہ زبردستی کی؟ جیسا آپ نے اعتراض کیا نہیں تھا اور جڑی بونوں کے نام بھی لکھوائے کرائی آبادی بڑھائی ہے بالکل آپ ہمارے بھائی ہیں افغان مهاجرین کو نکال کر آپ آئیں آپ اپنے لوگ ہمارے علاقوں میں بھیجیں ہم آپ کے ساتھ اپنے لوگ بھیجیں ہیں آپ کے علاقے میں ہم آپ کو کہتے ہیں مجھے معاف رکھیں افغان مهاجرین کو نکال کر آپ آئیں آپ اپنے لوگ ہمارے علاقوں میں بھیجیں ہم آپ

کے علاقے میں لوگ بھیجتے ہیں ہم آپ کے ساتھ ہیں مجھے معاف رکھیں۔ افغان صادرین کو نکال کر بھی اپنے لوگ ہمارے علاقے میں بھیج کر ہم کمیٹی بنائیں ہم چاہتے ہیں افغان صادرین کو نکال کر مقامی پشتوں جو سودو سالوں سے یہاں رہے رہے ہیں اگر وہ پشتوں ہیں ان کی آبادی ہے تو ہم لوگ آپ کی آبادی کی میجاڑی کو ہم تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں اگر آپ برابری کی بنیاد پر لیکلی طریقے سے آتے ہیں ہم اسکے لئے تیار ہیں اس کے لئے بھی جناب امیرکریکن ہم Legally لیکلی طریقہ سے تیار ہیں ہم نے کبھی نہیں کہا کہ خدا نخواستہ ہم پشتوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کے موذیں ہیں ہم تو پہلے ہی پہنچے ہوئے اور مظلوم لوگ ہیں ہم کس طرح کس کے حقوق پر کیا ڈاکہ ڈالیں گے۔ معلوم نہیں ڈاکٹر صاحب نے کس طرح جذبات میں آگر کہا یہ کہ اس بیلی ہمارے حقوق اگر نہ ملے تو نہ بلوچستان رہیگا اور نہ پاکستان رہے گا میری گزارش ہے کہ اس بیلی ریکارڈ سے یہ الفاظ حذف کروں پاکستان کی بات تو پاکستان اور اس کو بچانے والے ہی جانیں اگر آپ پاکستان کو توڑنا چاہتے ہیں یا کیا کسیں (سنڈھی کہاوت) ہمارے لئے سب ایک چیز ہے۔ لیکن اگر آپ یہاں کی بلوچستان کی بات کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں جس طرح آپ اپنا حق محفوظ رکھتے ہیں عوام کے تحفظ کرنے کا اس طرح ہم بھی یہ حق محفوظ رکھتے ہیں کہ آیا ہم بلوچستان کا تحفظ کر سکتے ہیں یا نہیں کر سکتے ہم نے بلوچستان کا تحفظ کیا ہے اپنے عوام کے حقوق کا تحفظ کیا ہے یہ تو ہماری تاریخ اس کی گواہ ہے کہ جب بھی بلوچستان میں کوئی بات ہوئی ہے ہم نے کس طریقے سے اپنا رفاع کیا ہے جناب امیرکر۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ لڑائی بھگڑے کے بغیر افمام و تفصیم سے ساتھ مل جل کر ہم مسائل کا حل نکالیں۔ چاہے وہ کس کمیٹی کی ٹھیکانے میں ہو یا کسی اور ٹھیکانے میں کسی اور طریقے سے ہو۔ یہاں اس وقت جو قرارداد زیر بحث ہے اس میں کہا گیا ہے کہ جتنے بھی غیر ملکی باشندے ہیں ان کو پاکستان سے چلے جانا چاہیے ان کو ایک جگہ تک محدود کروایا جائے ہماکہ جب آپ کے ملک میں سمنسنس ہو رہی ہو گی تو ان کے نام بھی اس وقت ایکشن Roll of Election Rolls میں شامل نہ کئے جائیں جناب امیرکر اس وقت صرف بلوچستان کی بات نہیں کر رہے ہیں بلکہ ہم سنڈھ کی بات بھی کر رہے ہیں ہم کہتے ہیں سنڈھ میں جتنے لوگ باہر سے آئے ہیں جہاں سے بھی وہ آئے ہیں پہلے ان کو نکلا جائے ہم فرنٹلینڈ کی بات بھی کرتے ہیں فرنٹلینڈ والوں نے خود بھی یہ بات تسلیم کی ہے انہوں نے مجھ سے یہ بات کی ہے کہ افغان صادریوں

کو کیپوں تک محدود کیا جائے یہ ان کی نیماز ہے ان کا مطالبہ ہے کہ ان کو کیپوں تک محدود کیا جائے ان کو نکال کر سنسسیس Sensus کیا جائے ان کو اپنے ملک بھیج کر ہم پنجاب کی بات بھی کرتے ہیں کہ جتنے لوگ بھی باہر سے پنجاب میں آئے ہوئے ہیں ان کو ملک سے اپنے وطن بھیج کر پنجاب میں سنسسیس Sensus کرائیں میں سمجھتا ہوں سندھی بھی کہ رہے ہیں سندھی کہہ رہے ہیں انہیں سو اسی کی جو پوزیشن ہے اس کے بعد جو لوگ وہاں آئے ہوں گالیوں کی شکل میں یا دوسرے مہاجرین کی شکل میں یا کسی اور شکل میں ان کو سندھ سے نکلا جائے جو انہیں سوتھ کے سنسسیس کے بعد جو لوگ وہاں آئے ہیں سندھیوں کا یہی مطالبہ ہے ان کو نکال کر سنسسیس کی جائے۔ ہم نے کبھی بھی سنسسیس سے انکار نہیں کیا ہم سنسسیس سے روگردانی نہیں چاہتے ہیں لیکن سنسسیس اصولوں کی بنیاد پر ہونی چاہیے یہ آپ کہتے ہیں خدا را قرآن کی بات آپ کرتے ہیں اگر ہم نے غلط کیا ہے اگر ہم نے آپ کا حق مارا ہے کوئی غلط چیز کی ہے ہم آپ کے ساتھ بیٹھنے کو تیار ہیں ہم یہ کہتے ہیں ڈاکٹر صاحب آئیں ہم اور آپ مل بیٹھیں۔ لمکلی Legally طریقے سے لیکن اگر کوئی غلط بات ہوگی آپ اگر غلط کام کرنا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا ہم آپ کے ساتھ بیٹھنے کے لئے تیار ہیں ہم اس لئے تیار ہیں کہ ڈاکٹر صاحب آئیں ہم اور آپ بیٹھتے ہیں۔ اس مسئلہ کو حل کرتے ہیں۔ لمکلی Legally طریقہ سے آپ اپنے لوگ بھیجیں ہم اپنے لوگ اگر ایک غلط کام کسی نے کیا ہے وہ غلط اگر آپ کرنا چاہتے ہیں تو پھر یہ اچھی بات نہیں ہے۔ اگر یہ غلط کام کوئی اور کرتا ہے۔ آپ اصول کی بات کرتے ہیں تو آپ اصول کی بات کریں۔ جب افغان مہاجرین وہاں پر تیرہ چودہ سال تک بُرکتے ہیں تو اللہ انہیں تیرہ چودہ سال تک روئی رہتا ہے تو اب کیا ضرورت ہے۔ اب وہاں اسلامی حکومت قائم ہو چکی ہے جناب امیر! جب ہم یہ کہتے تھے کہ اسلام اسلام اسلام تو چودہ سال تک تو ہم نے انہیں اسلام کے نام پر پناہ دی اس وقت ان لوگوں کا یہاں رہنے کا جواز بنتا تھا۔ جناب امیر! جس بنیاد پر وہ یہاں آئے تھے۔ آج کا کوئی جواز نہیں بنتا ہے یہاں رہنے کا جس وجہ سے وہ مائیگریٹ کر کے یہاں آئے تھے وہاں پر انہوں نے یہ الزام لگایا تھا کہ وہاں پر کمیونزم ہے۔ وہاں پر رشیا Russia آچکا ہے۔ اس وجہ سے وہاں وہاں سے مائیگریشن کر کے بلوجستان میں آئے تھے اور اس وجہ سے وہ فرنٹیئر میں آئے تھے اور اس وجہ سے ہم نے انہیں پناہ دی تھی۔ لیکن آج وہ کس بنیاد پر یہاں

بیٹھے ہوئے ہیں۔ آج ان کو چلے جانا چاہیے۔ کیونکہ آج اسلامی حکومت قائم ہو چکی ہے۔ رہانی وہاں کا پریزیرنمنٹ ہے۔ اسلامی ریپبلیک آف افغانستان کا درجہ گلبدین حکمت یار ہے وہ آپ کے پر ائم فخر ہیں اسلامی ریپبلیک آف افغانستان کے آج تو میں نیڈرل گورنمنٹ سے بھی یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ آج تو ان کو کوئی جواز نہیں بنتا یہاں رہنے اک۔ آج کیوں آپ نے انھیں یہاں رکھا ہوا ہے۔ اس لئے کہ کوئی نہ کوئی مسئلہ آپ کے ذہن میں ہے کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ یہاں رہیں۔ اگر کوئی مسئلہ نہ ہوتا تو آپ فراخ ولی سے کلمے علم کہتے جس طرح آپ ۱۹۸۸ء میں کہتے تھے اور جس طرح آپ ۱۹۹۰ء میں آپ کہتے تھے کہ یہ لوگ چلے جائیں۔ تمیرا یہ کہنے کا مطلب ہے کہ مینسسپس ہو ٹھیک شماں طریقہ سے ہو۔ فلم مینسسپس ہواں پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اور ہم نہیں چاہتے کسی کہ حقوق پر ڈاکہ ڈالنا اور نہ ہی ہم کسی کو اپنے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے دیں گے۔ جذباتی باتیں نہیں ہوئی چاہیں اس مسئلہ پر آپ لوگ بیٹھیں ہم لوگ بیٹھیں۔ سب بیٹھنے کے لئے تیار ہیں۔ فراخ ولی کے ساتھ بھائیوں کی طرح۔ ہم آپ کو بالکل تسلیم کرتے ہیں ہم نے کما کہ آپ ہمارے بھائی ہیں۔ آپ بڑے بھائی ہم چھوٹے بھائی یہ بات بھی ہم کہنے کے لئے تیار ہیں ہم نے کس کے ساتھ وہ نہیں کیا ہے۔ ہم لوگ یہ کہتے ہیں بھی ہم لوگ کمزور آپ لوگ زور مطلب یہ ایک وہ ہے ہم آپ کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر آپ بلوچستان میں رہنا چاہتے ہو۔ بلوچستان کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ نہیں رہنا چاہتے ہیں اب بھی ہم آپ سے کہنا چاہتے ہیں کہ کچلاک سے اس طرف۔ اگر آپ کچلاک سے اس طرف اپنا صوبہ بنانا چاہتے ہیں آپ بنائیں آپ فرنٹیشور میں جانا چاہتے ہیں جائیں۔ اگر آپ الگ صوبہ بنانا چاہتے ہیں تو کچلاک سے اس طرف بنائیں۔ اگر آپ پاکستان میں نہیں رہنا چاہتے ہیں۔ آپ پاکستان میں نہیں رہنا چاہتے ہیں۔ بختون خواہ کو آپ آزاد کرنا چاہتے ہیں۔ جائیں آپ بنائیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ ہمارے بھائی ہیں ان الفاظ کے ساتھ جناب اسٹریکر! آپ کا شکریہ!

**ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) - جناب اسٹریکر!**  
 تھوڑی وضاحت کرنا چاہتا ہوں سردار صاحب بت شکریہ۔ ایک تو یہ بات کہ ہم لوگ افغان کہتے ہیں کندوال آپ اسے کہتے ہیں بھکوڑے۔ بھکوڑوں کا لفظ ہم نے کبھی استعمال نہیں کیا ہے۔ ہم اسے کندوال کہتے ہیں۔ اول دونوں میں ہم اسے ویک کہتے تھے۔ اس لئے کہ وہ اپنی گورنمنٹ اپنی

آپادی کے خلاف وہ لوگ لڑتے رہے۔ اور اپنی گورنمنٹ کو وہ لوگ توڑتے رہے۔ یہ بھجوڑے کا لفظ ہم نے کبھی استعمال نہیں کیا۔ ہم اس کو کندوال کہتے ہیں۔ یعنی گمراہے اور دوسروی ہات یہ ہے کہ دوٹوں کی خاطر انہوں نے اپنے سب ووٹ مولانا صاحب کو دیئے ہمیں تو یہ لوگ کل تک ہمیں کافر کہ رہے تھے ہم نے ان سے ووٹ تقریباً نہیں لے اگر لے بھی تو سو میں سے۔ اگر ان کے پاس کہیں ووٹ بھی ہیں پسلے تو ان کے پاس دوٹوں کی تعداد ہے نہیں اگر فرض کرو کہ سو آدی ہیں تو اس میں سے صرف دس آدی ملے ہیں اگر توٹوں اسے ہم سو شارکریں تو علاقے میں نوے مولانا صاحب کو ملے ہیں اور ہمیں دس۔ لہذا ان کے ووٹ ہمارے خلاف چلے گئے ہیں یا اور دوسروی ہات یہ ہے کہ لڑائی کی ہات ہے آج کل آپ اس کو کیوں دھکیل رہے تھے اور آج انھیں کیوں نہیں دھکیل رہے ہیں۔ کل اس لئے کہ وہاں پر ایک سالم گورنمنٹ تمی کمہلیٹ گورنمنٹ تھی۔ اس وقت کامل اس وقت قدر حاصل اور اس وقت ہرات اس وقت سب نحیک شماک سالم۔ صرف باذوراں پر جیسے ہم کہتے ہیں جیسکی لڑائی کہتے ہیں اردو میں کہتے ہیں دوپائی اور دس کے گروپ لڑتے ہیں روڈ کو توڑتے ہیں اور یہ وہ کرتے ہیں۔ یہ بات لڑائی نہیں تھی۔ وہاں پر بسواری ہوتی تھی۔ پائیچ کا گروپ اور ہر ہے دس کا گروپ اور ہر ہے۔ اس کمہلیٹ گورنمنٹ نحیک شماک مسئلہ۔ اب ان لوگوں سے پوچھوں جو وہاں سے بھاگ کر آئے ہیں ان سے پوچھیں کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ کہ خدا کے لئے ہمیں وہی نجیب چاہیے۔ یہ جو آپ لوگوں نے یہاں سے بیچج دیئے ہیں وہ ہم کو نہیں چاہیے۔ سمجھ گئے اس وقت نحیک شماک گورنمنٹ نحیک شماک مسئلہ ایک اسٹرکچر Structure۔ آج کیا ہے آج میں پارٹیاں ہیں۔ ایک پارٹی اس کو نہیں میں ایک اس میں، ایک اس میں۔ جس کے پاس دس کلاشکوف ہیں اور دس آدی ہیں اپنی پارٹی ہے انہوں نے جگہ تبغیر کی ہوتی ہے۔ اور شاید بعض لوگوں کی یہ خواہش تھی کہ افغانستان اس حد تک پہنچ جائے۔ بہر حال فری الحال تو مسئلہ سمجھیر ہے۔ لیکن انسانی مسئلہ نہ ہوا ہے۔ کہ آج ہم کو ہر بھیجیں اس وقت لوگوں گورنمنٹ تھی۔ نحیک تھا آج نہ پائے مادرن نہ جائے رفتون والا معاملہ ہے۔ نہ کھانے کے لئے کچھ ملتا ہے نہ سرمچانے کے لئے کچھ ملتا ہے اور نہ کام کرنے کے لئے کوئی جگہ ملتی ہے۔ ایک انسان ہے اس نے رہنا ہے اس نے جینا ہے اس کے لئے کوئی کھانے کی جیسیں چاہیں۔ تو لہذا وہاں جانے کے لئے کوئی وجہ نہیں کے انھیں آپ بیچج سکیں۔ اس آگے اور خون کی ہوٹی میں۔

دوسری بات سردار صاحب نے ایک اچھی بات کی کہ ۱۹۴۷ء کے سنسسیں میں انگریزوں کے ۱۹۴۸ء میرے خیال میں ۱۹۴۳ء ۱۹۴۷ء میرے خیال میں۔ بعض چیزوں میرے خیال میں انکی ہوتی ہیں کہ اس وقت کی گورنمنٹ کی پالیسی اور اس وقت کی گورنمنٹ کی پالیسی میں ڈبلن ہوتا ہے۔ اس وقت یہ برش بلچستان تھا۔ جس میں بھی مری اور نوٹکی یہاں سے برلن بلچستان تھا۔ ہم لوگ تو یہاں پر ان کے ڈائریکٹ۔ جب نام بھی قلط آئے اگرچہ برش ہنگولان رکھنا چاہیے۔ انہوں نے جو ہمارے ساتھ زیادتی کی۔ کہ اس میں توے فیصلہ آبادی پشوتوں کی تھی۔ انہوں نے اس کا نام برش بلچستان رکھا۔ بلکہ اس کا نام برش ہنگولان رکھنا چاہیے تھا۔ چلیں لیکے ہے لیکن اس کے بعد وہاں پر جو ایشیت تھے۔ ان ایشیت کا گورنمنٹ کے ساتھ ایک کنٹریکٹ قسم کا تھا اور انہیں ایشیت کی آبادی کی بنیاد پر ان کو جو ڈپٹمنٹ یا اورجینل ملکی تھی وہ آبادی کی بنیاد پر ملتی تھی تو ہذا ہر ایک ایشیت نے یہ کوشش کی کہ زیادہ آبادی بنانا کر زیادہ ڈپٹمنٹ حاصل کی جاسکے۔ جس طرح آج ہم پاکستان میں کر رہے ہیں کہ زیادہ آبادی لے کر زیادہ ڈپٹمنٹ حاصل کر سکھ۔ وہاں پر آبادی ایک دوسرے کے مقابلے میں لکھائی گئی تھی اور وہ آبادی اس طرح ہو گئی آپ دیکھ لیں ۱۹۴۷ء کے سنسسیں میں ڈوب کی آبادی۔ اب ڈوب کی آبادی گھٹ گئی ہے۔ دس پہنچتے گھٹ گئی ہے۔ آبادی کبھی کمٹتی بھی ہے۔ نہ طامون آیا تھا نہ طوفان آیا تھا نہ قلان۔ اس کی کمٹتی ہے۔ لیکن آبادی جو ایشیت کی تھی گئی وہ اس بنیاد پر کے ان کو ڈپٹمنٹ ملنے تھے ہذا انہوں نے کافی اسپیڈ سے انگریز کیا۔ ہذا ان کو بھی ہم ظاہر ہے کہ وہ انتہائیک نہیں ہے ایمانداری سے انتہائیک نہیں ہے۔ (آپس میں باقی) اس وقت کی بھی بنیاد تھی۔ دوسری بات یہ کہ کچلاک سے اس طرف اور ہم کہتے ہیں مستونگ سے او طرف۔ کچلاک سے اس طرف کیوں مستونگ سے اس طرف یہ ہمارا اور الغلاف رہا ہے۔ دو سال پلے یہاں پر احمد زی لی لوگ آہوتھے سارا مستونگ پشوتوں ہے۔ آپ کس طرح کہتے ہیں کچلاک کے اس طرف کیوں مستونگ کے اس طرف نہیں ہو۔ (آپس میں باقی و قتنہ) ہذا میرے خیال میں یہ مسئلہ جس طرح آپ نے کہا تھا کہ ایمانداری سے ہم اس مسئلہ پر بیٹھیں گے ہم تمام فیر ملکیوں کو بلا تفریق ہم کہتے ہیں کہ وہ سنسسیں میں نہیں آنا چاہیں۔ کونسا طریقہ ہو سکتا ہے کہ انہیں سنسسیں سے آٹھ کیا جائے یا میرا لاست فارمولہ ہے کہ ————— Formula —————

Last ہے کہ (مداخلت)

**سردار شناء اللہ ذھری (وزیر بلڈیات)** - جناب والا! میں پوچھت آف آرڈر پر کھڑا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب نے ۱۹۷۱ء سے لکھا تک کی سینسیس سب کو بوس قرار دیا ہے اب میں یہ ڈاکٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر اس مرتبہ بھی فلور سینسیس ہوئے اگر ہماری آبادی بڑھی تو پھر آپ کیا کہیں گے۔ آپ تھائیں اس بیل کے فلور پر اسے تسلیم کریں گے یا نہیں؟

**ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی)** - ہاں کل اگر فلور سینسیس ہوئے۔ فلور سینسیس ہوئے تو انہوں سینسیس کے میں نے دو تین طریقہ آپ کو بتلائے۔ آری۔ ایسا سروے۔ ایسا سروے قبور کی گھروں کی۔

**سردار شناء اللہ ذھری** - جناب والا! اگر ہم آری کے قدر کو رکھتے ہیں تو۔

**ڈاکٹر کلیم اللہ** - جناب والا! آپ میرے گھر آدمی بیچ دیں میں آپ کے گھر میں بھیجا ہوں اور کوئی طریقہ ہے کہ ہم اٹھنیشک Authanatic ہونگے ہاتھی جو گزبر ہے وہ تو اس طرح ہے۔

**سردار شناء اللہ ذھری** - جناب والا! پھر آپ تسلیم کریں گے؟

**ڈاکٹر کلیم اللہ خان** - جناب والا! یہ جو چار طریقے ہیں۔

**سردار شناء اللہ ذھری** - جناب والا! اس پر بھی ہم اگری Agree ہیں۔

**ڈاکٹر کلیم اللہ خان** - تیک پودیری یعنی Thank You very Much

**مسٹر محمد ایوب بلوج (وزیر)** - جناب اپنے کی! جس طرح مردم شماری کو پسیوں Postpone کرنے کے لئے قرارداد آئی ہے میں اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتا ہوں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ غیر ملکی مهاجرین کی موجودگی میں بھال پر جو سینسیس ہوگی۔ وہ شخاف یا فلور نہیں ہوگی تو اس لئے ہم کہتے ہیں کہ سینسیس کو پسیوں کریں افغانستان سے جو بھکوڑے آئے ہیں

انھیں یہاں سے نکال دیں بعد میں غیر جانبدارند اور منصفانہ حوالے سے یہاں پر مردم شماری کریں  
۔ جہاں تک ڈاکٹر صاحب کی بات ہے تو آگے جا رہے ہیں پتہ نہیں خضدار تک جائیں گے یا آگے  
مکران تک جائیں گے۔ یہ تو پورے ملک کو افغانستان یا مهاجرستان بنانے کے چکر میں ہیں۔ لیکن  
وہ یہ بات اپنے ذہن سے نکال دیں یہ اس کی غلط فہمی ہے ایک مرتبہ پسلے میں نے اس اسبلی کے  
فلور پر کھا تھا کہ کچلاک سے آگے ایک پواخت ہے جسے جلوگیر کرتے ہیں اسے آپ نہائیں برٹش  
پختونستان وہاں پر جو بھی بنائیں وہ آپ کا حق ہے۔ آپ کا راث ہے۔ یہاں پر مهاجرستان نہیں  
بننے گا۔ یہاں پر پختونستان نہیں بننے گا۔ یہ بلوچستان ہے۔ بلوچستان کو اس سرزین کو حاصل  
کرنے کے لئے ہمارے آباد اجداد نہ بہت سی قربانیاں دی ہیں۔ جائیں کچلاک سے آگے ایک  
پواخت ہے جلوگیر ایک وہاں پر اپنا مهاجرستان بنائیں اگر اس ملک میں آپ رہنے سے مطمئن  
نہیں ہیں جائیں افغانستان میں رہیں کوئی بیٹھل اسبلی میں آپ کے نمائندے موجود ہیں وہاں پر  
کوئی آئینی ترمیم لا سکیں نیا صوبہ اپنے لئے بنائیں ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن جہاں  
تک بات بلوچستان کی ہے یہ بلوچستان ہے اور بلوچستان رہے کا اگر آپ کو بلوچستان میں رہنا ہے تو  
آپ بھی بلوچستانی بن کر رہیں میں یہ نہیں کہتا ہوں قومیت کے حوالے سے آپ پنجاب ہیں پستون  
ہیں میں بلوچ ہوں لیکن آپ کو یہاں پر بلوچستانی بن کر رہنا ہو گا جس طرح آپ کے لیڈر صاحب یا  
آپ کے قائد جو محمود خان صاحب جلوں میں یہ کہتا ہے کہ سہیلو ہمارے بھائی ہیں ہزارے  
ہمارے بھائی ہیں جو بلوچستان کے ہیں اور بلوچستان کے وارث ہیں ان کو یہ کہتا ہے کہ یہ قبضہ گیر  
ہیں کتنے افسوس کی بات ہے کہ سب آپ کے بھائی بن گئے اور ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں اور ہم  
قبضہ گیر ہیں کتنے سالوں سے ہم نے آپ کے افغانستان والوں کو پناہ دی یہاں کھلایا پلایا اور آج یہ  
کلیم کر رہے ہو کہ بلوچستان کے اصل وارث ہم ہیں اور آپ لوگ جائیں بھاگ جائیں دریا میں  
جائیں سمندر میں جائیں اپنا ملک ہے اپنا وطن ہے اس کے لئے ہم لوگوں نے قربانیاں دی ہیں اتنی  
آسمانی سے تو ہم نہیں دے سکتے ہیں۔ بہر حال ہم اپنے بیٹھل آئیڈنٹی National Identity

لئے سیاسی مسائل انہوں نے پیدا کئے ہیں سماجی مسائل پیدا کئے ہیں سب ان لوگوں کی وجہ سے ہے ان کی آمد کی وجہ سے ہے تو ہم وفاقی حکومت سے گزارش کرتے ہیں کہ Sensus کو پوسٹ پون Postpone کریں۔ یہ بھگوڑوں کو لکالنے کے لئے کوئی بندوبست کرے اس کے بعد کوئی فیر جانبدار منصانہ شفاف اور مناسب سنسس Sensus کرے تب پختہ چلے گا کہ کون کتنے پانی میں ہے تب جو زدٹ آئے گا سب کے لئے قابل تبول ہے ڈاکٹر صاحب بھی قبول کریں گے جو اپنے بھگوڑے ہیں ان کو لکالیں یہ کتنے السوس کی بات ہے جہاں پر کوئی مسئلہ ہو جاتا ہے تو ہمارے حکمران فراخدلی سے کہتے ہیں کہ آؤ اس ملک کو کوئی معاجرستان بنانا رہے ہیں بوشیا میں کوئی مسئلہ ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں دیکھ آؤ۔ ایران میں کوئی مسئلہ ہو جاتا ہے تو ہمارا حکمران کہتے ہیں کہ آؤ پاکستان میں عراق میں کوئی مسئلہ ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ آپ کو انسانی ہمدردی کی بنیاد پر انسانی ہمدردی کے حوالے سے آپ کو پناہ دیتے ہیں ہمیں تو ہمارا خود اپنے لئے چھت نہیں ہے کھانے کے لئے روٹی نہیں ہاتھ پر زرے ملک کو معاجرستان بنانا رہے ہیں تو ہماری ڈاکٹر صاحب سے سفارش ہے کہ وہ اپنی حد تک رہیں اپنے پوائنٹ تک رہیں وہاں پر جو بنانا چاہتے ہیں بنگلہ بنانا چاہتے ہیں یا کہ کچلاک سے آگے ایک پوائنٹ جلوگیر ہے تاریخ کے حوالے سے افغان قبردار کے بعد کچھ چلاتے آپ کے ہمارے ساتھ شامل کئے گئے ہیں وہ اپنیا میں جو بنانا چاہتے ہیں اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے جہاں تک بات کوئی شرکی ہے مستویگ کی ہے تو وہ بلوچوں کا ہے بلوچوں کا رہے گا ہاتھ یہاں پر اپنے بھائیوں کی صورت میں رہیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اور جو افغانستان سے بھاگ کر آئے ہیں اس کے لئے ہم یہ بھی مطالبه کرتے ہیں کہ یہاں میں جو فیصلہ ہوا تھا اور ڈاکٹر حسین صاحب نے جو وہاں پوائنٹ انجیلیا تھا کہ اعتراض پر جو حقی صاحب نے پوائنٹ صاحب نے پوائنٹ انجیلیا تھا وہاں پر وزیر داخلہ صاحب نے کہا تھا کہ ۱۹۸۰ء سے جو شاختی کا رد ہیں وہ کہنیں ہیں لیکن اس پر عمل در آمد نہیں ہو رہا ہے بعد میں ہم تو یہ سن رہے ہیں کہ پختون خواہ اور مہنگزپاری کے درمیان خنیہ معاملہ ہوا ہے پختون خواہ والوں نے کہا کہ ہم مسلم یہی کا اتحاد بھجوڑیں گے آپ کا ساتھ دیں گے اور آپ سنسس پر عمل در آمد کریں تو مہنگزپاری کا دست سردار حسین صاحب بیٹھا ہوا ہے مہنگزپاری کے آپ اتحادی ہیں اور یہ بھی مہنگزپاری کو وفاقی حکومت کو ہم تکارنا چاہتے ہیں کہ آپ بھجوڑوں کے ساتھ مل کر ہمارے ساتھ سازش

کر رہے ہو تو آپ کا یہ سازش بھی بھی کامیاب نہیں رہے گا اذکر صاحب کو میں یہ کہ دیتا ہوں کہ وہ اپنی قیادت کو تائیں کہ بلوجھوں کے خلاف بلوجھستان کے خلاف یہ کیا غنیہ ساز شیں کر رہے ہو۔ یہ کامیاب نہیں ہو گی تو آخر میں اس قرار داد کی مکمل حمایت کرتا ہوں اور وفاقی حکومت سے یہ کہتا ہوں کہ وہ سنسنیس کو پوست پون کرے۔ **ٹھکریہ**

**سردار شاء اللہ زہری (وزیر)** - جناب والا میں سردار اختر صاحب سے ایک سوال کوں گا میں اپوزیشن لیڈر سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ یہ قرار داد اگر پاس کر کے ہم فیڈرل گورنمنٹ کو سمجھتے ہیں فیڈرل گورنمنٹ اس پر عمل نہیں کرتی ہے اور سنیس کو نہیں روکتی ہے اور افغان مهاجرین کو اس میں شامل کرتی ہے تو آپ کا اس پارٹی کا کیا ہو گا آپ بھی پھر وفاقی حکومت حمایت جاری رکھیں گے یا وہ اپس لیں گے۔

**سردار محمد اختر مینگل** - سردار صاحب نے پارٹی پر ایسا سوال کیا ہے اس کے مطابق ہم نے جو معاهدہ کیا ہے بلوجھستان کے مفاہمات کے تحت کیا ہے کوئی بھی مرکزی حکومت ہو چاہے آج کی ہو چاہے آنے والی ہو یا گزر چکی ہو ہم نے نہ بلوجھستان کے مفاہمات کا سودا کیا ہے اور اگر آج بھی میپلز پارٹی کی حکومت نے یہ تہیہ کیا ہوا ہے کہ ہر صورت میں یہاں پر فیر ملکیوں کا اندر راج کرنا ہے وہ بلوجھستان کے لوگوں پر افغانستان کے مهاجرین کو مسلط کرنا چاہتی ہے تو میں نے پہلے بھی اکثر کہا ہے کہ ہم نے میپلز پارٹی کے ساتھ نکاح نہیں کیا ہے جن اصولوں کے ساتھ انہوں نے ہمارے ساتھ معاهدہ کیا ہوا ہے ہمارے اصولوں میں ایک بات طے ہے کہ افغان مهاجرین کا ہا عزت انخلا کیا جائے اگر انہوں نے نہ کیا تو ٹکینڈ ابھی بھی ان کے کورٹ میں ہے وہ اگر چاہیں تو ٹکینڈ کو باہر پھیکھیں چاہے تو ہمارے پاس پھیکھیں میں نے وضاحت کر دی ہے آپ سمجھ نہیں سکے ہیں میں نے کہا ہے کہ اگر انہوں نے تسلیم نے کیا تو ضروری نہیں ہے کہ ہم نے تحریری طور پر نہیں دیا ہے کہ مرگ وزیست ان کے ساتھ ہے اگر انہوں نے ہمارے معاهدے تسلیم کئے تو ہم ان کے ساتھ دیں گے اگر نہیں کیا تو ان سے پہلے بھی کافی اتحاد ہو گئے ہیں ان سے اچھوں کے ساتھ ہو گئے ہیں چھوڑ دیں گے۔

**سردار شاء اللہ زہری** - آپ بھی حمایتی ہیں آپ بھی اس مسئلے پر ان پر زور ڈالیں

آپ دوبار جائیں اور کہیں کہ بلوچستان کا ایسا مسئلہ ہے وہ میرے خیال میں بہتر طریقے سے آپ کی بات سب سکتے ہیں اور سختے بھی ہیں تو جائیں۔

**ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) -** جناب یہ الامات جو حق لوگ رہے ہیں میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ پہنچپارٹی کے ساتھ سازش کس نے کی ڈاکٹر صاحب بیٹھے ہیں شاید ان کو معلوم ہو پتوں خواہ بھی بھی کسی کے ساتھ خیہ سازش میں شریک نہ ہو گی اور نہ بھی کرنے گی بلکہ سازش وہ لوگ کرتے ہیں جو مرکز جا کر وہاں ملتے ہیں اور اپنے حمایت کا یقین دلاتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں بلوچستان میں آپ یہ کریں اور پتوں خواہ کے خلاف وہ ان سے بار بار ملتے ہیں ہم سب کو یہ کہتے ہیں کہ ہم درمیانی لوگ ہیں وہ چار اصول ہیں وہ مسلم لیگ ہمارے ساتھ مانے یا پہنچپارٹی ہمارے ساتھ مانے آئھوں ترمیم۔ فلور کراسنگ ایکشن ہمیں فی الحال نہیں چاہئے۔ اور اس کے ساتھ صدارتی حکومت نہیں چاہئے۔ تین چار ہمارے نکتے ہیں جو بھائی بھی ہمارے ساتھ آجائے اسی پر بھی ہم نے صدر احراق کے ساتھ الحق توڑا تھا بے نظیر کے ساتھ توڑا تھا نواز شریف کے ساتھ گئے اور اب اگر نواز شریف ہمارے اس پوائنٹ کے ساتھ ہے تو ہم اس کے ساتھ ہے اگر کوئی اور اس کے نزدیک ہے تو ہم اس کے ساتھ ہے ہم بھی نہ سازش کرتے ہیں۔ نہ بے نظیر کے ساتھ کسی نے ملاقات بھی کی ہے اگر آپ نے یہ ثابت کرو یا کہ ہمارے آدمیوں میں سے کسی آدمی نے بے نظیر یا اس کے آدمی کے ساتھ ملاقات کی تو میرے خیال میں آپ بتنا جرمانہ لگائیں ہم اس کو قبول کرتے ہیں بلکہ ملاقات تو اور کرتے ہیں رات کے اندر میرے میں وان کے ساتھ میں اور سورج کی روشنی میں ملاقات کرتے رہتے ہیں اور پتوں غربپوں کے ساتھ لگے رہتے ہیں محلاتی سازشیں ہو رہی ہیں اور اب ہم کیا کریں تو مرواںی کریں ایسا نہ کریں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر -** جی ظہور حسین صاحب۔

**میر ظہور حسین خان کھوسر -** جناب والا یہاں تھاریر بہت زیادہ ہو چکی ہیں۔ میں خقر اپنی پارٹی کی طرف سے عرض کرتا ہوں کہ میں سردار اختر خان کی قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر -** کچھ معزز مبران نے تجویز پیش کی تھی کہ جملہ ممبر صاحبان آپس میں صلاح مشورہ کر کے ایک ترمیم شدہ صورت میں اس قرارداد کو پیش کریں میں ایک ہار پھر معزز

رکنِ حُرک سے یہ استفسار کروں گا کہ اس قرارداد کو کے اکتوبر تک موخر کیا جائے؟ تو آپ کو اعتراض نہیں ہو گا؟

**سردار محمد اختر مینگل** - جناب والا میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ حکومت نے یہ تیہہ کیا ہوا ہے کہ ۱۸ اتمانع کو خانہ شماری کا ایک سلسلہ شروع کرے گی جسے پہنچنے کیلئے چنانکہ کمیٹی اس پر کیا بیٹھ کر بات کرے گی۔ اور یہ کیا غور کیا جائے گا اس کے کس پہلو پر غور کیا جائے گا۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** - جناب سردار صاحب کمیٹی کا ذکر نہیں ہے اس مقدس اور آگسٹ ہاؤس August House کے از ایبل ممبران انہیں دنوں میں پیش کریں گے دو دن منہ میں کیونکہ ہاہمی محنت سے ہو سکتی ہے۔

**سردار شناع اللہ زہری (وزیر)** - جناب والا آدھ گھنٹہ دے دیں تاکہ ہم ہاہم مشورہ کر سکیں۔ اور اس قرار کے متعلق کوئی فیصلہ کر سکیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** - اجلاس کی کارروائی آدھ گھنٹے کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔  
(اجلاس کی کارروائی دونج کرہتا ہیں منٹ پر آدھ گھنٹے کے لئے ملتوی ہو گئی)  
(دوبارہ جناب ڈپٹی اسپیکر ارجمند اس بھی کی زیر صدارت شروع ہوا)

**جناب ڈپٹی اسپیکر** - آدھ گھنٹے کے لئے ہم نے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی تھی اور تمام ممبران کی متعلقہ رائے کے ہارے میں تھاں سے پہلے تو میں حُرک معزز رکن سے استفسار کروں گا کہ وہ کیا کرتے ہیں؟

**سردار محمد اختر مینگل** - جناب والا آپ نے کافی وقت دیا شکریہ یہ جو قرارداد میں نے پیش کی ہوئی ہے ابھی تک ہماری یہ رائے ہے کہ اس کو بینہ منظور کیا جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** - اب سوال یہ ہے کہ آیا اس قرارداد کو منظور کیا جائے  
(قرارداد منظور ہوئی)

**ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر)** - جناب چونکہ ایک تو قرارداد فقط پیش ہوئی ہے اور

پھر غلط طریقے سے پاس ہوئی ہے لہذا ہم اس کے خلاف واک آؤٹ کرتے ہیں۔ (اس موقع پر  
وصوف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

**جناب ڈپٹی اسپیکر** - اب چونکہ اور کارروائی نہیں ہے لہذا اجلاس کی کارروائی سولہ  
تاریخ بوقت گیارہ بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(اجلاس چارنچ کرپانچ منٹ سورخہ ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۷۳ء (بروز یکشنبہ) گیارہ بجے صحیح تک ملتوی  
ہو گیا)